اسلامی پیغام کے اولین علمبردار

مشاجراتِ صحابہؓ پر ایک نظر

www.KitaboSunnat.com

از علامہ السید محب الدین الخطیب

مترجم: محمد اسلم سیف فیروزپوری
(فاضلِ عربی)

www.KitaboSunnat.com

مکتبہ سعیدیہ فیض آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

اسلامی پیغام کے اولین علمبردار

"مشاجراتِ صحابہؓ پر ایک نظر"

از علامہ السید محب الدین الخطیب

مترجم

محمد اسلم سیف فیروزپوری (فاضل عربی)

ناشر :

مکتبہ سعیدیہ فیض آباد ڈیرہ اسلمیہ ضلع ملتان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۹ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر 02778
2778
02778

مترجم:۔ قاضی محمد اسلم سیف پوری فاضل عربی
ناشر:۔ علی محمد سعیدی ناظم مکتبۂ سعیدیہ
مطبوعہ:۔ الہلال پریس لاہور
تعداد:۔ ایک ہزار بار اوّل
قیمت فی جلد ایک روپیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مندرجات ومشمولات

شمار	عنوان	صفحہ
۱	سخن ہائے گفتنی	۱
۲	پیش لفظ	۷
۳	حرفِ اوّل	۱۷
۴	استدراک	۱۹
۵	ہدایت کا اصل منبع	۱۹
۶	قرآن میں صحابہؓ کا مقام	۲۰
۷	کتاب اللہ کی بےنظیر حفاظت	۲۲
۸	سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت	۲۲
۹	اشاعتِ اسلام کا ایک اور طریق	۲۳
۱۰	صحابہؓ وتابعینؒ کی کامیاب کوششیں	۲۴
۱۱	خیر القرون اور مابعد کا زمانہ	۲۶
۱۲	اسلام کی اجنبیت	۲۹
۱۳	بصرہ جیل کا واقعہ	۳۰
۱۴	آلِ ابوطالب کے نام اور رشتہ داریاں	۳۱
۱۵	اصحابِ عقل وخرد سے ایک دردمندانہ درخواست	۳۲
۱۶	حضرت علی مرتضیٰؓ کا ارشادِ گرامی	۳۴
۱۷	حضرت علیؓ کا ایک اور ارشاد اور متقدمین شیعہ	۳۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شمار	عنوان	صفحہ
۱۸	یحییٰ بن یعمر کا واقعہ اور ایک لطیف نکتہ	۳۶
۱۹	متاخرین کی بدنصیبی*	۳۸
۲۰	حجاج بن یوسف سے بھی گئے گزرے	۳۹
۲۱	علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور اصحابِ ثلاثہ رض	۴۰
۲۲	تاریخ کی تکذیب	۴۲
۲۳	اسلاف کی عادت	۴۳
۲۴	چند سوالات	۴۵
۲۵	قدیم کتابوں کی حقیقت اور عوام کا علمی مذاق	۴۶
۲۶	گروہی عصبیت	۴۸
۲۷	جدید کتابوں کی بے مائیگی	۴۹
۲۸	اُمّتِ مسلمہ کی محرومی	۵۰
۲۹	اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم احسان	۵۱
۳۰	تاریخی حادثات	۵۱
۳۱	چند سوالات اور ان کے جوابات	۵۲
۳۲	یہ جانشینی صرف حضرت علی رض کے ساتھ مخصوص نہیں	۵۶
۳۳	نجف کا اجتماع	۵۷
۳۴	حضرت علی رض اسے خوب جانتے تھے	۵۷
۳۵	حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مسلّمہ فضیلت	۵۸
۳۶	واقعات کی چھان پھٹک	۵۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شمار	عنوان	صفحہ
۳۷	خلفائے راشدینؓ کی نظر میں خلافت کا مقام	۶۳
۳۸	حضرت علیؓ مرتضیٰ کی بیعت خلافت اور شیعانِ علیؓ کا پس منظر	۶۴
۳۹	حضرت علیؓ اور طلحہؓ کی گفتگو	۶۶
۴۰	حضرت علیؓ کا پہلا سرکاری خطبہ	۶۷
۴۱	طبقۂ اولیٰ میں حزم و اعتدال	۶۸
۴۲	طبقۂ ثانیہ	۶۹
۴۳	اسلام پر مصیبت	۷۰
۴۴	ان ملعونوں کی ہرزہ سرائیاں اور بداعتقادیاں	۷۱

شمار	عنوان	صفحہ
۴۵	ایک ضروری نوٹ	۷۲
۴۶	عبداللہ بن سبا کی فتنہ سامانیاں	۷۳
۴۷	عبداللہ بن سبأ کے تبلیغی مرکز	۷۵
۴۸	عبداللہ بن سبأ کی توجہ کے مرکز	۷۵
۴۹	فسطاط میں ہنگامہ پرور لوگ	۷۶
۵۰	کوفہ میں فتنہ پرور افراد	۷۷
۵۱	بصرہ میں فساد انگیز اشخاص	۷۷
۵۲	عبداللہ بن سبا کا مکر و فریب	۷۸
۵۳	عبداللہ بن سبا کا فریب اور اس کی حقیقت	۷۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شمار	عنوان	صفحہ	شمار	عنوان	صفحہ
۵۴	کاش حضرت علی رضو اور یہ لوگ بیدار ہو جاتے	۸۰	۶۰	فتح الباری میں حافظ ابن حجر کی روایت	۸۸
۵۵	مسلمانوں میں سب سے پہلا فتنہ	۸۲	۶۱	قاتلین عثمان رضو کی اپنے مقاصد میں کامیابی	۹۰
۵۶	حضرت عائشہ رضو کے ہاں کبار صحابہ رضو کا اجتماع	۸۴	۶۲	ایک اتفاق	۹۱
			۶۳	حضرت شیخین کے متعلق خوارج اور قدیم شیعہ کا نقطۂ نگاہ	۹۱
۵۷	میدان جمل اور صحابہ رضو کی باہمی جنگ کے اصل محرک	۸۵	۶۴	ان اغراض پر مشتمل کی ہمہ فریب کوششیں	۹۴
۵۸	حضرت عائشہ رضو کا مطالبہ اور حضرت علی رضو کا موقف	۸۶	۶۵	حضرت ابو عبداللہ عمرو بن عاص	۹۶
			۶۶	قاضی اشبیلیہ کا ارشاد گرامی	۹۸
۵۹	قاتلین عثمان رضو کی عیاری اور خوفناک سازش	۸۷	۶۷	ائمۂ لغات کا اجتماع	۹۹
			۶۸	حضرت ابو موسیٰ اشعری	۱۰۲
			۶۹	خلاصۂ بحث	۱۰۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ت خطیب سیالکوٹ ۱۱۲

سخن ہائے گفتنی

برِّ صغیر ہند و پاک میں ولی اللّٰہی خاندان کی علمی دینی اور سیاسی خدمات ناقابلِ فراموش ہیں۔ حجۃ اللہ الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے جس دینی، علمی، تحقیقی اور اسلامی تحریک کی بنیاد رکھی اور طرح ڈالی اس مقدس علمی خاندان کے ہر بزرگ نے اپنے اپنے وقت میں اس تحریک کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ رفض و بدعات کی تردید، اشاعتِ کتاب و سنت، نشرِ معارفِ حدیث، تبلیغ فلسفۂ اسلام، سیاسی انقلاب علیٰ منہاج النبوۃ اور ملک کی حریت و آزادی کے تحفظ کے لئے تن من دھن ہر چیز کی قربانی پیش کی اور رزم و بزم کے ہر ہر محاذ پر پوری کامیابی سے اسلام کی حفاظت و صیانت کے فرائض انجام دیئے۔ کیونکہ اس نیک اور علمی خاندان کے بزرگ بیک وقت میدانِ سیف و قلم کے شہسوار رکھتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیکی، زہد و ورع، تقویٰ و تدین، جذبۂ اتباعِ سنت، علم و فضل، اور دینی ایثار و قربانی کے لحاظ سے یہ فاروقی خاندان صحابۂ کرام کی مثال تھا۔

ہندوستان میں جب مغلیہ سلطنت کا آفتاب حکومت غروب ہوا چاہتا تھا، اور مغلوں کا اقتدار چراغِ سحری کی طرح ٹمٹما رہا تھا تو ان کی ہمسایہ سلطنت اودھ میں رفض و تشیّع کے اقتدار کا آفتاب نصف النہار پر تھا اور اسی وجہ سے ہندوستان بھر میں رفض و تشیّع کا طوطی بول رہا تھا۔ محبتِ اہلِ بیت کے نام سے بہت سی بدعات اور غیر اسلامی اور غیر دینی عقائد و اعمال، حذاف و شقاق اسلام میں گھس آئے تھے۔ بھلا ان حالات میں دلی اللہی خاندان کے مایۂ ناز سپوت کب خاموش رہ سکتے تھے؟ چنانچہ ان بدعات اور غیر اسلامی عقائد و نظریات کی تردید کے لئے استاذ الہند حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی مرحوم و مغفور۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کے صاحبزادے نے اسی موضوع پر "تحفۂ اثنا عشریہ" کے نام سے فارسی زبان میں ایک مبسوط اور جامع کتاب لکھی چونکہ اس وقت ہندوستان میں سرکاری اور پڑھے لکھے طبقہ کی

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زبان فارسی تھی نیز تشیع کے اصل مرکز ایران کی سرکاری اور عوام کی زبان بھی فارسی ہی تھی اس لیئے حضرت شاہ عبدالعزیزؒ دہلوی نے بھی اس موضوع پر اپنے اظہارِ خیالات کا ذریعہ فارسی ہی کو بنایا، اور شاہ صاحب نے اس کتاب میں اہل اسلام اور تشیع کی حقیقت کو واضح فرمایا۔ کتاب کی علمی عظمت، اور تحقیقی رفعت اور دینی منزلت کی بنا پر اردو میں اس کے تراجم متعدد بار شائع ہو چکے ہیں۔

اہلِ عرب کی زبان چونکہ عربی ہے اس لیئے ضرورت تھی کہ عربوں کو اس علمی کتاب سے روشناس کرانے کے لیئے اس کا عربی میں ترجمہ کیا جاتا۔ چنانچہ اس کی افادی حیثیت اور تحقیقی بصیرت کے پیشِ نظر عراق کے ایک مشہور فاضل نے اس کا عربی ترجمہ کیا اور بعد ازاں المنحۃ الالٰھیہ تلخیص تحفہ اثنا عشریہ کے نام سے اس کا ملخص بھی کر دیا۔ گزشتہ سالوں میں اس کا وہی عربی ملخص بڑے اہتمام سے مصر میں شائع ہوا تھا اور اس کے آخر میں مصر کے مایۂ ناز اہلِ قلم ادیب، صاحبِ علم محقق اور مشہور سلفی عالم علامہ السید محب الدین الخطیب سابق مدیر "مجلۃ الازھر" (قاہرہ) نے ایک تحقیقی اور علمی مقالہ، بعنوان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حملۃ رسالۃ الاسلام الاولون ـــــ وما کانوا علیہ فی المحبۃ والتعارف وکیف شوہ المغرضون جمال سیرتھم" لکھ کر شائع کیا تھا۔ موصوف اس سے قبل متعدد علمی اور تحقیقی کتابوں پر حواشی اور ذیول لکھ کر اہلِ علم سے دادِ تحسین وصول کر چکے ہیں۔ بالخصوص "المنتقی" خلاصہ المنہاج السنۃ شیخ الاسلام ابنِ تیمیہ حرانی رحمۃ اللہ علیہ اور العواصم من القواصم پر ان کا شاندار حاشیہ اپنا غیر فانی علمی مقام بنا چکا ہے۔ مقالہ کے علمی، تحقیقی اور افادی پہلوؤں کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے افادۂ عام کی غرض سے اس کا اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔

اس ترجمہ کے اصل محرک اور باعث جماعت اہلِ حدیث کے مشہور نوجوان فاضل جناب مولانا حافظ محمد ابراہیم کمیرپوری مدیر تنظیم اہلحدیث لاہور ہیں۔ جن کے ارشادِ گرامی اور مسلسل توجہ دلانے سے میں نے اس کا آغاز کر دیا تھا۔

اس سے قبل ان سطور کے راقم کے مضامین اور تراجم تو ملک کے مشہور جرائد ورسائل میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ لیکن باقاعدہ کسی کتاب و رسالہ کے ترجمہ میں میری یہ پہلی طالب علمانہ کوشش ہے۔ اس میں کس حد تک کامیاب ہوا ہوں؟ اس کا فیصلہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا آپ کا کام ہے۔

بزرگوں اور اصحاب علم و فضل سے اپنی کوتاہیوں اور فروگذاشتوں پر تسامح اور صرف نظر کی توقع رکھتا ہوں، اور علمی حوصلہ افزائی کا اُمیدوار ہوں۔

یہ احسان فراموشی ہو گی اگر میں ملک کے مشہور اہل علم، اور جماعت کے ممتاز فاضل حضرت العلام جناب چوہدری غلام احمد صاحب حریری ایم۔ اے ایم او ایل پروفیسر اسلامیہ کالج لائل پور کا شکریہ ادا نہ کروں، جنہوں نے اپنی مصروفیات کے ہجوم کے باوجود راقم کی استدعا پر نہ صرف مسودہ پر نظر ثانی فرمائی، بلکہ گراں قدر ایک محققانہ و عالمانہ دیباچہ (پیش لفظ) بھی سپرد قلم فرمایا۔

اسی طرح فاضل دوست مولانا ابو الحسنات علی محمد صاحب سعیدی اور رفیق محترم مولانا محمد داؤد مسعود بھی شکریہ کے مستحق ہیں جن کی مخلصانہ کوششوں سے یہ رسالہ اس گرانی کے دور میں آپ کے ہاتھوں تک پہنچا ہے۔

والسلام

فقیر بارگاہِ صمدی محمد اسلم سیف فیروزپوری

جولائی ۱۹۶۱ء دار العلوم روڈ انار کلی۔ ضلع لائل پور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

از حضرت العلّام چوہدری غلام احمد صاحب حریری
ایم۔ اے۔ ایم۔ او۔ ایل
صدر شعبۂ اسلامیات اسلامیہ کالج لائل پور

تاریخ مذاہب و ادیان کے مطالعہ سے ظاہر ہے کہ ہر مذہبی تحریک کا ابتدائی دور بڑا صبر آزما ہوتا ہے۔ بادِ مخالف کے تیز و تند جھونکے ہر آن انبیاء و مصلحین کی کشتیٔ مراد سے ٹکراتے اور ان کے مشن کو ساحلِ کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہونے سے روکتے ہیں کہیں قتل کے چرچے ہوتے ہیں، کہیں جلا وطنی کی دھمکیاں دی جاتی ہیں اور کہیں قطع تعلقات کا حربہ استعمال کیا جاتا ہے مخالفین حق و صداقت اور مؤیدین کفر و باطل اس چشمۂ خیر کو بند کرنے کے لئے مؤثر تدبیر، ذرائع و وسائل اختیار کرتے، اور سعی و جہد کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے۔ مخالفینِ حق کا یہ طریق کار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ ایسا ہمہ گیر اور قدیم ہے کہ کسی زمانہ میں اس کی خلاف ورزی نہیں ہوئی اور تلاش و جستجو سے اس ضمن میں کوئی استثنائی مثال موجود نہیں۔

ابراہیم علیہ السلام نے توحید کی آواز بلند کی تو آگ میں جھونکے گئے، موسیٰ علیہ السلام کو وطنِ عزیز چھوڑنا پڑا، عیسیٰ علیہ السلام کو یہودِ بے بہبود نے ہر طرح سے تنگ کرنے کی سعیِ لاحاصل کی۔

اپنے آبائی افکار و معتقدات کو کسی تنقید سے بالاخیال کرنا، اور ان کی صداقت و حقانیت پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ایمان لانا انسانی فطرت ہے۔ اِس لئے انبیاءِ عظام کی رُوح پرور تعلیمات کا انکار کرنے والے ہر دور میں مخالفت کا طوفان برپا کر کے اپنے آباءِ سابقین کی یاد تازہ کرتے رہے۔ قرآنِ حکیم نے انبیاءِ کرام کے تذکرہ کے ضمن میں جہاں ان کی تبلیغی مساعی کا ذکر کیا ہے وہاں اُمتِ دعوت کے تاثرات اور ردِ عمل کی تفصیلات بھی دی ہیں کہ کس طرح انہوں نے انبیاء کی دعوتِ اصلاح پر لبیک کہنے کے بجائے اپنے محسن مبلغین کو ایذا دے کر انتہائی محسن کُشی کا ثبوت دیا۔

حق و صداقت سے خدا واسطے کا بیر رکھنے والے اِس گروہ کے عین برعکس معاونینِ حق کی جماعت کا وجود بھی ضروری ہے، جن کے سینے آغازِ کار ہی سے قبولِ حق کے لئے کھول دئیے جاتے ہیں، اور جو ماحول سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متاثر ہوئے بغیر، اور تقلیدِ آباء کے علی الرغم اس خدائی پیام کو اپنے گوشِ حق نیوش سے سنتے، اور پورے شرحِ صدر سے اپنے دل میں جگہ دیتے ہیں۔ ماحول کی ناسازگاری کے باوجود ایمان وایقان کی دولت کا حصول عین عنایتِ ربانی ہے۔ مگر ؎ ایں سعادت بزورِ بازو نیست

تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

آغازِ دعوت کے اس نازک دور میں ان مخلص رفقاء کا وجود اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ جنہیں اس آڑے وقت میں انبیاء کی رفاقت کی سعادت حاصل ہوتی ہے، اور جو اپنی بے لوث خدمات سے اس دعوت کے لئے زمین ہموار کرتے، اور اس کی نشر واشاعت کے لئے امکانی کوشش سے دریغ نہیں کرتے ان مومنین کاملین کی خدماتِ جلیلہ اس اعتبار سے خصوصی قدر وقیمت کی حامل ہوتی ہیں کہ یہ دور مادی منافع سے قطعاً مبرا، اور حصولِ جاہ ومال کی جاذبیتوں سے یکسر خالی ہوتا ہے۔ ان کے لئے قبولِ دعوت کا واحد محرک جذبۂ ایمان ہوتا ہے اور اسی کے پیشِ نظر وہ ہزار مخالفتوں کے باوجود، احوال وظروف کی ناسازگاری سے قطع نظر خلوصِ دل سے اس پر ایمان لاتے، اور اس کی نشر واشاعت کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ بہا دینے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔

انبیاء کرام کے رفقاءِ اولین کی تاریخ بتاتی ہے کہ وہ پیکرِ خلوص ووفا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور محبتیہ ایمان دایمان آغازِ دعوت میں کن مصائب کا شکار ہوئے، اور کس طرح حضرات انبیاء پر نازل ہونے والے حوادث و آلام میں برابر کے سہیم و شریک رہے۔

سابقہ اقوام و امم جب تکذیب انبیاء کے جرم میں ماخوذ ہوئیں اور عتابِ خداوندی ان پر عذاب کی صورت میں نازل ہوا تو دعوت کے یہ اوّلین علمبردار اور حاشیہ نشینانِ نبوت انبیاء کے ساتھ اس قہرِ الٰہی سے بال بال محفوظ رہے اور اس موقع پر بھی انہیں انبیاء کی معیت کا شرف حاصل رہا۔

سید الانبیاء، امام الرسل محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوّلین رفقاء کے لحاظ سے باقی انبیاء سے زیادہ خوش نصیب تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو نسبتاً اس سعادت سے بہرۂ وافر عطا فرمایا۔ مکّہ کی مظلومانہ زندگی میں حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ، حضرت عثمان غنیؓ، حضرت خبابؓ بن ارت، حضرت حمزہؓ، حضرت بلالؓ، حضرت عمارؓ بن یاسر، حضرت سمیہؓ، حضرت صہیبؓ رومی، حضرت زبیرؓ بن عوام، حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہم ایسے مخلص اور وفا شعار رفقاء کا وجود بسا غنیمت تھا۔ اسلام لانے کے جرم میں یہ جن تکالیف سے دوچار ہوئے اپنے پرائے سب اس سے واقف ہیں، تفصیلات کے لئے طبقات ابن سعد اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور البدایہ والنہایہ کا مطالعہ کافی ہے۔ صحابہؓ رسولؐ کا خلوص
اسلام سے وابستگی، اشاعت اسلام کی خاطر جان و مال کی
قربانی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور وارفتگی
کا جذبہ۔ یہ صفات اس قدر مسلّم ہیں کہ اغیار کو بھی انہیں ناقابلِ
انکار حقیقت کا اعتراف کرنا پڑا۔

صلح حدیبیہ کے موقع پر قریش مکّہ نے عروہ بن مسعود ثقفی
کو نمائندہ بنا کر بھیجا۔ عروہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
بے تکلفانہ طریقہ سے گفتگو کر رہا تھا اور جیسا کہ عرب کا قاعدہ
ہے کہ بات کرتے کرتے مخاطب کی ڈاڑھی پکڑ لیتے ہیں۔ وہ
ریشِ مبارک پر بار بار ہاتھ ڈالتا تھا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ
جو ہتھیار لگائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت پر کھڑے
تھے، اس جرأت کو گوارا نہ کر سکے۔ عروہ سے کہا اپنا ہاتھ
ہٹا لے، ورنہ یہ ہاتھ بڑھ کر واپس نہ جا سکے گا۔ عروہ نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہؓ کی حیرت انگیز
عقیدت کا جو منظر دیکھا اس نے اس کے دل پر عجیب اثر کیا
قریش سے جا کر کہا کہ میں نے قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے دربار
دیکھے ہیں یہ عقیدت اور وارفتگی کہیں نہیں دیکھی۔ محمد صلی اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ وسلم بات کرتے ہیں تو سننا چھا جاتا ہے۔ کوئی شخص ان کی طرف نظر بھر کر نہیں دیکھ سکتا۔ وہ وضو کرتے ہیں تو جو پانی گرتا ہے اس پر خلقت ٹوٹ پڑتی ہے۔ بلغم یا تھوک گرتا ہے تو عقیدت کیش ہاتھوں ہاتھ لیتے ہیں اور چہرہ اور ہاتھوں میں مل لیتے ہیں۔

(بخاری کتاب الشروط فی الجہاد)

کتاب و سنت کے بیشتر نصوص مدح صحابہ رضؓ میں وارد ہیں۔ مشہور حنفی عالم ابن ہمام المسایرہ میں لکھتے ہیں۔

واعتقاد اھل السنۃ تزکیۃ جمیع الصحابۃ والثناء علیھم کما اثنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ علیھم اذ قال کنتم خیر امۃ اخرجت للناس وقال کذالک جعلنٰکم امۃ وسطا لتکونوا شھداء علی الناس	اہل سنت کا عقیدہ جمیع صحابہ رضؓ کا تزکیہ وطہارت اور ان کی مدح وثنا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی مدح میں فرمایا تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے فائدہ کے لئے پیدا کی گئی۔ اور دوسرے مقام پر فرمایا۔ ہم نے تمہیں ایک عادل جماعت بنایا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو۔

(المسامرہ بشرح المسایرہ ص ۳۱۴)

علامہ ابن الہمام نے مدح صحابہ رضو میں وارد ہونے والی آیات واحادیث کا تفصیلی تذکرہ کیا اور بعد ازاں صحابہ رضو کے باہمی مناقشات کے بارہ میں اُمّت کا یہ اجماعی فیصلہ نقل کیا ہے۔

وَمَا جرىٰ بَيْنَ معاويۃ وعلی رضی اللہ عنہما من الحروب کان مبنیاً علی الاجتھاد لامنازعۃ من معاویۃ فی الامامۃ	حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان جو لڑائیاں ہوئیں وہ اجتہاد پر مبنی تھیں نہ کہ حضرت معاویہ کی جانب سے تنازع خلافت کی بنا پر۔

(المسایرہ ص ۳۱۴)

مشاجرات صحابہ رضو کے بارہ میں اُمّت نے ہمیشہ یہی محتاط موقف اختیار کیا اور ان کے باہمی اختلافات کو حسن ظن پر محمول کرکے صحابہ رضو دشمنی سے امکانی حد تک اجتناب کیا۔ خلافت راشدہ کا آخری دور دراصل تفرّق وانتشار کا دور تھا۔ جب کہ اُمّت مسلمہ اس سکون واطمینان، یگانگت واتحاد اور جذبہ مواخات ومروت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بڑی حد تک محروم ہو گئی تھی جو مومنین اولین، اور خلافت راشدہ کے اولین دور کی امتیازی خصوصیت تھی۔ اس تفرق وانقسام کی وجہ وجیہ عبداللہ بن سبائے یہودی نما ابلیس، اور اس کے کاسہ لیس رفقاء کی دسیسہ کاریاں اور ریشہ دوانیاں تھیں۔ عبداللہ بن سبائے نے حُبّ اہل بیت کے پردہ میں امت کو گمراہ کرنا شروع کیا اور اس فتنہ کا بیج بویا جو آخر کار بڑی بڑی لڑائیوں کا موجب بنا۔ مگر اس کی وجہ قطعی طور سے یہ نہیں کہ وہ صحابہؓ جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حین حیات پیکرِ اسلام اور مجسمۂ حبِّ رسول تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اسلامی حدود سے بالکل نکل گئے اور ان میں اسلامی تعلیمات کا کوئی شائبہ بھی باقی نہ رہا۔ ایسا کہنے والا بڑی جرأت کا ارتکاب کرتا، اور صحابۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں انتہائی دریدہ دہنی کا ثبوت دیتا ہے۔

دورِ حاضر کے فاضلِ جلیل، اور دینی غیرت سے بہرہ مند مشہور مصری عالم علامہ محب الدین الخطیب، نے مشاجراتِ صحابہؓ پر قلم اُٹھایا ہے اور صحابہؓ کے باہمی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختلافات کا صحیح محمل واضح کرنے کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ علامہ خطیب کا یہ محبوب موضوع ہے اور اس پر انہوں نے متعدد وقیع اور پُراز معلومات کتابیں تصنیف کی ہیں۔ آپ کا طرزِ استدلال نہایت متین، زوردار، اور مناظرہ بازی سے قطعاً مبرّا ہے۔ آپ نے جو کچھ کہا ہے دلائل و براہین کی روشنی میں کہا ہے، اور کوئی بات ظن و تخمین، اور جذباتِ حقد و عناد سے متاثر ہو کر نہیں کہی۔

فاضل نوجوان قاضی محمد اسلم سیف صاحب مستحقِ تبریک ہیں کہ انہوں نے علامہ ممدوح کے اس بیش بہا مقالہ کو اردو کا قالب پہنا کر اردو دان حضرات کو استفادہ کا موقع دیا۔ تو مشق ہونے کے باوجود ترجمہ رواں دواں اور کافی سلاست کا حامل ہے۔ میرے خیال میں مترجم اگر اپنی کاوش کو جاری رکھ سکے تو ملک و ملت کی مفید خدمات سرانجام دے سکیں گے۔ بہرکیف اردو دان حضرات کے لئے مقامِ مسرت ہے کہ وہ اس بیش قیمت مقالہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے مستفید ہو رہے ہیں۔

غلام احمد حریری ایم۔ اے
پروفیسر و صدر شعبۂ اسلامیات
اسلامیہ کالج لائل پور

۲۵۔ اگست ۱۹۶۱ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشاجراتِ صحابہؓ پر ایک نظر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلامی پیغام کے اوّلین علم بردار

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے باہمی ربط و تعلق

اور

اخوت و محبت کی ایک جھلک

حرف اوّل

آیۃٌ من آیات اللہ ۔ رئیس الحفاظ ۔ امیر المومنین فی الحدیث ۔ امام المحدثین امام محمد بن اسمٰعیل بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی جامع الصحیح (بخاری شریف) میں یہ روایت نقل کرتے ہیں عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ (قال عمران ابن حصین فلا ادری اَذَکَرَ بَعْدَ قَرْنِہٖ قَرْنَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا) ثُمَّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ يَنْذُرُوْنَ وَلَا يَفُوْنَ وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ

عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بلا شبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیر و برکت اور رشد و ہدایت کے اعتبار سے بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے۔ پھر ان لوگوں کا جو ان سے ملتے ہیں (تابعین رضی کا) پھران لوگوں کا جو ان سے ملتے ہیں (تبع تابعین کا) (عمران بن حصین کہتے ہیں مجھے یہ معلوم نہیں کہ قرنی کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو زمانوں کا ذکر کیا، یا تین کا) پھر بلا شبہ تمہارے بعد ایک ایسی قوم آئے گی جو بلا مطالبہ خود بخود گواہی دے گی۔ وہ لوگ امانتوں میں خیانت کریں گے ان پر امانت کا اعتماد نہیں کیا جائے گا۔ وہ نذریں مانیں گے، لیکن انہیں پورا نہیں کریں گے اور ان میں موٹاپا ظاہر ہو جائے گا

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن مسعود رضی سے بھی ایک ایسی ہی حدیث روایت کی ہے۔ اسی طرح یہی حدیث امام احمدؒ نے اپنی مسند میں عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت کی ہے۔ صحیح مسلم اور سنن ترمذی میں بھی یہ روایت منقول ہے۔ اور امام مسلم نے اپنی صحیح مسلم میں اسی مفہوم کی حدیث اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی روایت کی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استدراک

خیر القرون کی تحدید و تعیین اُموی خلافت کے انتہا تک ہے۔ اور بعض کے نزدیک اس کا اطلاق پہلے دو عباسی خلفاء (ابوعبداللہ سفاح اور ابوجعفر منصور) پر ہوتا ہے۔ حافظ ابن حجر۔ فتح الباری جزء التاسع ص۶ پر اس حدیث کی تشریح کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ اس بات پر اتفاق ہے، کہ تبع تابعین کی آخری قابل اعتماد شخصیت ۲۲۰ھ ہجری تک بقید حیات رہی۔ اور اس وقت بدعات و سیئات، اور فواحش و منکرات کا ظہور ہو چکا تھا۔ اور معتزلہ کی زبانیں بے لگام ہو چکی تھیں، اور فلاسفہ یونان کی گمراہی کا آغاز ہو چکا تھا۔ اہل علم اور محدثین فتنہ خلق قرآن میں مبتلا کئے جا چکے تھے۔ حالات و ظروف یکسر بدل چکے تھے۔ اور یہ معاملہ اُس وقت سے لے کر حافظ ابن حجر متوفی ۸۵۲ھ ہجری تک برابر کمی بیشی نقص میں بڑھتا رہا۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کے مطابق کذب و جھوٹ واضح طور پر ظاہر ہو چکے تھے۔ یہاں تک کہ یہی جھوٹ عام اقوال و افعال اور معتقدات میں شامل ہو چکا تھا۔

ہدایت کا اصل منبع

تمام تر رشد و ہدایت جسے اُس سے قبل اور بعد آج تک انسانی آنکھ نے نہیں دیکھا وہ ہے جسے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے معلم الناس سید ولد آدم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امامُ الاوّلین والآخرین سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل کیا تھا۔ صحابہؓ کرام واقعی طور پہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں خیر اُمت کے بلند منصب پہ فائز تھے۔ اور اس بات کی خود اللہ تعالیٰ اور اس کے رسُولِ مقبُول صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت دی، اور اس معاملہ کی تائید و تصدیق فرمائی۔ صحابہؓ کرام حقیقی معنٰی میں منبعِ خیر و برکت مخزنِ تقوٰی و طہارت، مصدرِ فیوض و برکات، اور معدنِ علم و فضل تھے اور بلاشُبہ تمام تر خیر و برکت وُہ تھے جس پہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مُقدّس ساتھی فائز تھے۔ دراصل تمام تر دین اسی کا نام ہے جس کی صُلحاء و اتقیاء تابعین نے اِتباع کی۔ اور پھر ان کے اخلاف ان کی پیروی میں احسان و سلوک کے راستہ پر گامزن ہوگئے۔

قرآن میں صحابہؓ کا مقام

بعض مؤرخین نے یہ حیرت انگیز افسانہ گھڑا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی اپنے دِلوں میں ایک دُوسرے کے لئے بُغض و عداوت، حسد، کینہ اور نفرت و حقارت کے جذبات رکھتے تھے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے سُورۃ فتح میں صحابہؓ کرام کے باہمی تعلقات، لین دین اور اُلفت و محبت کو بایں الفاظ بیان فرمایا اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ اِلٰی آخرہٖ۔ کہ صحابہؓ کرام کفار و مُشرکین کے بارہ میں نہایت سخت اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپس میں انتہائی رحیم و کریم ہیں۔ اور سورۃ حدید میں اللہ تعالیٰ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کرام کو اس طرح خطاب فرمایا:۔ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ زمین و آسمان کی میراث و ملکیت اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے تم میں وہ لوگ اجر و ثواب اور مقام و مرتبہ میں ان کے برابر نہیں ہو سکتے جنہوں نے فتح مکہ سے قبل اللہ کے راستے میں مال خرچ کیا" اور خدا کی راہ میں میدان کارزار کو گرم کیا؛ اور ان ہر دو گروہوں سے اللہ تعالیٰ نے نیکی اور بھلائی کا وعدہ کر رکھا ہے اور اللہ کو خبر ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ سورۃ آل عمران میں اللہ تعالیٰ نے کس قدر صاف بیان فرما دیا ہے کُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (الی آخرہ) کہ تم تمام انسانیت میں بہترین گروہ ہو جن کی تخلیق کا مقصد ہی صرف یہ ہے کہ تم لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو۔ اسی طرح قرآن کریم نے بیسیوں دیگر مقامات پر صحابہ رضی اللہ عنہم کرام کا مقام و مرتبہ اور فضائل و مناقب بیان فرمائے بخوف طوالت ان کے ذکر و اعادہ سے صرف نظر کی جا رہی ہے۔ کیا اس کے بعد بھی کوئی بدنصیب مسلمان باقی ہے جو اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاملہ میں اللہ تعالیٰ کی تکذیب کرتا ہو، اور خیر القرون میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے معزز رفقاء کی تکذیب پر کمربستہ ہو۔

کتاب اللہ کی بے نظیر حفاظت

اِس اُمت کی ابتدا میں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب (قرآن پاک) کی حفاظت کا انتظام یوں فرمایا کہ امین (صحابیؓ) نے دوسرے امین (صحابیؓ) تک اسے بحفاظتِ تام پہنچایا۔ یہاں تک کہ انہوں نے کامل اہتمام، پوری سعی وجہد، اور حزم واحتیاط سے اپنے رب کی امانت کو ادا فرمایا۔ حقیقت یہ ہے کہ سابقہ اُمتوں میں ان کے سے اہتمام، سعی، اعتدال و توازن اور حزم و احتیاط کی نظیر و مثال تلاش کرنا بالکل ناممکن ہے۔ اِس باب میں ان کی کوششوں کا یہ عالم تھا کہ عربی زبان میں اختلافِ تلفظ، لہجہ، اختلافِ تلاوت، تنوع، محدود و امالہ کے باوجود قرآن کے الفاظ تو کیا زیر، زبر اور پیش میں بھی ادنیٰ فرق واقع نہیں ہوا۔ اور واقعی سورۃ حجر میں اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ پورا ہو گیا۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ

سنّتِ رسول اللہؐ کی حفاظت

اِسلام کے ابتدائی چند برسوں کے بعد پہلی صدی ہجری کے نصف اوّل میں صحابۂ کرامؓ۔ تابعین عظام اور اُن کے ارشد تلامذہ کی ایک مقدس جماعت امانتِ سنّت کی حفاظت، اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تبلیغ و اشاعت کے لئے اپنے آپ کو فارغ اور تیار کر چکی تھی اس مقدس جماعت کے واجب الاحترام افراد و ارکان ہر وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی تلاش و جستجو میں لگے رہتے، اور اس سلسلہ میں دور دراز سفروں کی صعوبتیں برداشت کرتے؛ تاکہ یہ ان لوگوں سے براہِ راست احادیث سن سکیں جنہوں نے انہیں مخبرِ صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ فیض ترجمان سے حاصل کیا تھا۔ اور ایک ایک حدیث کو حاصل کر کے یوں خوش ہوتے جیسے کہ دنیا کا ایک بیش قیمت خزانہ ہاتھ آ گیا ہو، بلکہ صدرِ اسلام میں مدینہ منورہ کا دارالامارت اولین فقہا کا مرکز تھا۔ اور یہ لوگ اپنے امیر مروان بن حکم کے پاس جمع ہوتے، اور اس سلسلہ میں مروان کی سعی و اہتمام کا یہ عالم تھا کہ اس کے سامنے جب کسی غیر معروف حدیث کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی جاتی تو وہ فی الفور اس کی تحقیق و تفحص کے لئے اس کے راوی صحابی یا امہات المومنین میں سے کسی طرف پیغام بھیجتا۔ یہاں تک کہ اس کی حقیقت واضح ہو جاتی۔ (مسند احمد۔ طبع اولیٰ جزء السادس ص۲۹۹ تا ص۳۰۲)

اشاعتِ اسلام کا ایک اور طریق

صدرِ اسلام میں ایک جماعت قرآن کریم اور سنتِ محمدیہ

www.KitaboSunnat.com

علی صاحبہا التحیۃ والسلام کی حفاظت و اہتمام اور تبلیغ و اشاعت میں مصروف تھی اور شریعتِ کاملہ کی حفاظت کے اصول و مبادی وضع کرنے کی کوشش میں مشغول تھی اور اس کے ساتھ ساتھ صحابۂ کرام رضؓ۔ ابناءِ صحابہ رضؓ اور اطفالِ تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایک جماعت (جنہوں نے اپنے کندھوں پر امامت و قیادت اور تسخیرِ عالم کے بارِ امانت کو اُٹھا رکھا تھا) فتحِ ممالک و بلدان اور اسلامی جہاد کے علم بردار تھے اور کائناتِ ارضی کے شعوب و قبائل، اور اقوام و اُمم کو اسلام کی طرف منتقل کر رہے تھے، ان کی زبانوں کو عربی میں بدل رہے تھے، ان کے نفوس کو اسلام کے رنگ میں رنگین کر رہے تھے۔ اسلامی پرچم کے سایہ میں انسانیت کو ایک ہی ہدایت اور دین کے پلیٹ فارم پر کھڑا کر رہے تھے اور انہیں ایک ہی اسلامی لڑی میں پرو رہے تھے۔ اور عوام کے رُخ کو ہدایت و سعادت کی طرف موڑ رہے تھے۔

صحابہ رضؓ و تابعین کی کامیاب کوششیں

اللہ تعالیٰ نے ان مقدس لوگوں کی ان مخلصانہ کامیاب کوششوں میں برکت عطا کی، اور انہیں الحق پوری طرح کامیاب فرمایا۔ اور ایک صدی میں ان کے ہاتھوں سے وہ کارہائے نمایاں سرانجام دئیے جو سینکڑوں سالوں میں اغیار سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتے خواہ وہ کسی اسلوب اور طریق کار کے مطابق اسے انجام دیں۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ وہ اس کی اُمت کے بہترین لوگ ہیں۔ اور آپ کی خبر واقعی سچی اور صحیح ثابت ہو چکی ہے۔ بلاشبہ اسلام نے ان کے ہاتھوں کی پُرخیر و برکت کو دیکھا اور ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنے اصُولوں کی حفاظت کی، اور ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے دیگر اقوام و اُمم کو ہدایت دی اور ان کی فاتحانہ تگ و تاز اور سعی و عمل سے جو علاقے، اور بلاد و امصار اسلام میں داخل ہوئے ان کے ظلِ عاطفت میں اکابر اہل علم، ممتاز محدثین، اجلہ فقہاء و مفسرین، اور یگانۂ روزگار ائمۂ دین نے اپنی قابلیت کے جوہر دکھائے۔ امام بخاری، امام ابوحنیفہ، لیث بن سعد، عبداللہ بن مبارک وغیرہ رضی اللہ عنہم ایسے اکابر و اعاظم ان کی کوششوں ہی کا نتیجہ ہیں۔ دیگر اقوام و اُمم اور مذاہب و ملل نے ان اکابر کے اخلاص و ایثار، سوزِ اسلام اور دینی درد مندی کو دیکھ کر پورے اخلاص، کامل انہماک، اور بے مثال یکجہتی سے اسلام کی لازوال دولت کو قبول کیا، اور پورے شرحِ صدر سے اسلام کو حاصل کیا۔ کیونکہ اُس وقت اسلام کے دُعاۃ و مبلغین ایثار و اخلاص کا مجسمہ تھے اور عوام نے بھی فرقِ مراتب اور اہلیت و قابلیت کا پورا امتیاز قائم رکھا، اور معاملہ کو اس کے حقیقی مقام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک پہنچایا۔

خیر القرون اور مابعد کا زمانہ

یہ حالت اور کیفیت ابتدائی تین زمانوں میں برابر جاری رہی۔ کیونکہ ان زمانوں کی خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعریف کی تھی اور زمانہ میں رہنے والوں کی صفت خیر امت کے مبارک و مقدس نام سے بیان کی تھی۔ لیکن ان ازمنۂ ثلاثہ کے بعد کے زمانوں میں مسلمانوں کو صدر اول کی اتباع و پیروی کی وجہ سے جانچا جاتا تھا۔ حق وصواب اور خیر و شر میں وہ جو حصہ لیتے تھے ان کی وجہ سے ان کو تمیز دی جاتی تھی جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارہ میں فرمایا تھا۔ مَثَلُ اُمَّتِیْ مَثَلُ الْمَطَرِ لَا یُدْرٰی اَوَّلُہٗ خَیْرٌ اَمْ اٰخِرُہٗ کہ میری اُمت کی مثال بارش کی مثال ہے۔ معلوم نہیں بارش کا اول حصہ زیادہ بہتر ہے، یا آخری حصہ۔ امام احمدؒ نے اسے اپنے مسند میں روایت کیا۔ امام ترمذیؒ نے اسے حضرت انسؓ سے روایت کیا۔ ابن حبانؒ اور امام احمدؒ نے بروایت عمارہ بھی بیان کیا ابویعلیٰ نے اپنے مسند میں حضرت علیؓ سے روایت کیا۔ طبرانی نے اپنے معجم الکبیر میں عبد اللہ بن عمر بن خطاب اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص کی روایت سے اسے بیان کیا۔ اور یہ تمام لوگ صحابہؓ تھے۔ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت کیا ہے کہ اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر زمان ومکان میں بہترین اور صاحب خیرو برکت ہے۔ جب تک کہ یہ اسی راہ کی متلاشی رہی جس پر کہ ازمنۂ ثلاثہ (خیر القرون) کے اصحاب ہدایت لوگ چلتے رہے اور انہوں نے ان کی پیروی کی پوری سعی وجہد کی۔ بلکہ اس کی بھی اُمید رکھنی چاہیے کہ جو لوگ ہمارے زمانہ میں بھی حق وصداقت کو قائم کریں اور دین وسنت کا احیاء کریں، اور اسلام کی پوری طرح اتباع وپیروی کریں جیسا کہ صحابہؓ وتابعینؒ نے اپنے زمانوں میں کی تھی تو یہ ان کے (صحابہ وتابعین) اجروثواب کو پہنچ جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کے طبقہ میں شمار کیے جائیں گے۔ ممکن ہے کہ مذکورہ بالا خیال سے ان کی مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہو جسے امام احمدؒ۔ دارمیؒ طبرانی نے ابوجمعہ کی روایت سے نقل کیا ہے۔ حضرت ابوعبیدہؓ رضی اللہ عنہ نے کہا (یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَحَدٌ خَیْرٌ مِّنَّا؟ اَسْلَمْنَا مَعَکَ وَجَاهَدْنَا مَعَکَ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَوْمٌ یَکُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِکُمْ یُؤْمِنُوْنَ بِیْ وَلَمْ یَرَوْنِیْ) یا رسول اللہ! ہم سے کون بہتر ہے؟ حالانکہ ہم آپ پر ایمان لاتے ہیں اور آپؐ کی معیت میں جہاد کا شرف حاصل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں ہاں وہ لوگ جو تمہارے بعد آئیں گے، اور مجھ پر ایمان لائیں گے اور انہوں نے مجھے دیکھا نہیں ہوگا۔ اس کی اسناد حسن ہے۔ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ حافظ الاندلسی علامہ ابو عمر بن عبدالبرؒ نے اس حدیث سے احتجاج کر کے یہ نکتہ پیدا کیا ہے کہ قرن اوّل کے خیر القرون ہونے کا سبب یہ ہے کہ اس وقت اسلام کے حامی اور نام لیوا اپنے ایمان و اسلام میں کفار کی کثرت دین پر تمسک اور ہدایت پر صبر کرنے کی وجہ سے غریب تھے ویسے انہیں کامیابی اور نصرت الٰہی کی امیدیں ضرور تھیں۔ علامہ عبدالبرؒ فرماتے ہیں۔ بالکل ایسے ہی وہ لوگ جو آخری زمانہ میں ہوں گے۔ جب وہ دین کو قائم کریں۔ اس پر پوری مضبوطی سے تمسک کریں معاصی اور فتنوں کے ظہور کے وقت دین کی اطاعت پر صبر و ثبات کے دامن کو تھامے رکھیں اس وقت یہ بھی غرباء فی الاسلام قرار دئے جائیں گے اور ان کے اعمال بھی ایسے پاکیزہ ہوں گے جیسے کہ صحابہؓ و تابعینؒ کے اعمال پاکیزہ تھے، مسلم شریف کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت اس پر شاہد عادل ہے أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِسلام کی اَجنبیّت

اسلام کی غربت یہ ہے کہ ابتدائی قرونِ خلافت کے بعد مسلمانوں میں ایسے مؤلفین ومصنفین ظاہر ہوگئے جنہوں نے شیطان یا حکام کے تقرب حاصل کرنے کی غرض سے تاریخ کے صاف ستھرے چہرے کو نہ صرف بدنما کیا بلکہ بالکل بگاڑ اور مسخ کرکے رکھ دیا۔ اور لوگوں کے ذہن کو یہ کہہ کر مسموم کرنا شروع کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ رضوان اللہ علیہم اجمعین آپس میں بھائی بھائی نہ تھے۔ اور نہ ہی وہ باہمی رحم وکرم سے پیش آتے تھے۔ بلکہ وہ باہمی دشمن تھے۔ وہ ایک دوسرے پر لعنت بھیجتے تھے اور ایک دوسرے کے خلاف سازشیں تیار کرنے میں مصروف رہتے تھے۔ وہ ایک دوسرے سے مکر وفریب اور دھوکا سے پیش آتے تھے۔ وہ باہمی نفاق سے کام لیتے تھے۔ اور ان میں سے بعض بعض کے خلاف بغاوت، تمرد اور دشمنی کے منصوبوں میں مصروف رہتے تھے (العیاذ باللہ)

خبردار ایسا ہرگز ہرگز نہیں تھا بلکہ یہ صرف ان دشمنانِ اسلام کا خود ساختہ اور تصنیف کردہ جھوٹ ہے کیونکہ جناب صدیق اکبرؓ، فاروق اعظمؓ، عثمان غنیؓ اور علی مرتضیٰ رضوان اللہ علیہم اجمعین اس افترا وکذب سے بہت بلند اور اونچے تھے۔ ایسی خرافات کا ان میں شائبہ تک نہ تھا۔ اسی طرح بنو ہاشم اور بنو اُمیہ اپنے اسلام رشتہ داری اور قرابت کی وجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ایک دُوسرے کے بہت قریب اور باہمی وفادار، وفا شعار، اور وفا کیش تھے۔ حق وصداقت اور خیر و معروف میں ایک دُوسرے سے بہت تعاون، محبت اور اخلاص سے پیش آتے تھے۔

بصرہ جیل کا واقعہ

۱۳۲۲ھ ہجری کو بصرہ (عراق) کی سرحد میں جب مَیں انگریز کی قید کے سلسلہ میں بصرہ کی جیل میں مقید تھا اس وقت میرے بعض ملنے والوں نے مجھے بتایا کہ ایک عربی جو ایرانی بستیوں اور دیہات میں آمد و رفت رکھتا تھا اور جسے ایرانی اچھی طرح جانتے پہچانتے بھی تھے، کو قریوں (متعصب شیعوں) نے یہ جان لینے کے بعد کہ اس کا نام عمرؓ ہے قتل کر دیا۔ مَیں نے دریافت کیا کہ عمرؓ کے نام میں کیا ہرج ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ حادثہ صرف امیرالمومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے محبت وعقیدت کی وجہ سے پیش آیا ہے۔ میں نے کہا کہ وُہ شیعانِ علیؓ کہلانے کے مستحق کیسے ہو سکتے ہیں؟ جب کہ وُہ اس بات سے بے خبر اور جاہل ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حسنؓ و حسینؓ اور محمد بن حنیفہ کے بعد اپنے تینوں بیٹوں کے نام اپنے سچے دوستوں مخلص رفقاء اور اسلامی و دینی بھائیوں ابُوبکرؓ، عمرؓ بن خطاب اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم کے نام نامی اور اسم گرامی پر رکھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ام کلثوم بنت فاطمہ رضؓ و علی رضؓ ہمشیرہ حسنین رضی اللہ عنہم سیدنا عمر فاروق رضؓ بن خطاب کی زوجہ محترمہ تھیں۔ ان کے بطن سے زید اور رقیہ دو بچے ہوئے تھے۔ اور اسی ام کلثوم نے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد اپنے چچا کے بیٹے محمد بن جعفر بن ابی طالب سے نکاح کر لیا تھا اور جب وہ بھی فوت ہو گئے تو ان کے بھائی عون بن جعفر بن ابی طالب سے نکاح کر لیا اور اس کے یہاں ہی انہوں نے وفات پائی۔

آلِ ابوطالب کے نام اور رشتہ داریاں

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرح عبداللہ بن جعفر ذوالجناحین بن ابی طالب (حضرت علی رضؓ کے حقیقی بھتیجے) نے اپنے ایک بیٹے کا نام ابوبکر رکھا اور دوسرے کا معاویہ۔ اسی معاویہ یعنی معاویہ بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب نے اپنے ایک بیٹے کا نام یزید رکھا۔ اور عمر بن علی بن ابی طالب کی اولاد سے عیسیٰ بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب جو مبارک العلوی کے نام سے مشہور تھا۔ کی کنیت ابوبکر تھی۔ اور حسن السبط بن علی بن ابی طالب نے اپنے ایک بیٹے کا نام ابوبکر، دوسرے کا نام عمر اور تیسرے کا نام طلحہ رکھا۔ حضرت زین العابدین علی بن حسین بن علی بن ابی طالب نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے تیمن و برکت کی وجہ سے اپنے ایک بیٹے کا نام عمر رکھا۔ اسی عمر بن زین العابدین کے یہاں بڑی صاحب خیر و برکت اولاد تھی اور اس کی اولاد میں بڑے اعلیٰ پایہ کے علماء، جلیل القدر شعراء اور رفیع الشان شرفاء پیدا ہوئے۔

حسن السبط یہ حضرت طلحہ بن عبیداللہ کے داماد تھے اور ام اسحاق بنت طلحہ بن عبیداللہ یہ فاطمہ بنت حسین بن علی بن ابی طالب کی والدہ تھیں۔ یعنی حضرت طلحہ کی بیٹی حضرت حسینؓ کی بیوی تھیں۔ سکینہ بنت حسین السبط یہ زید بن عمر بن عثمان بن عفان اموی کی بیوی تھیں اور اس سے قبل ان کا نکاح اصبغ بن عبدالعزیز بن مروان بن حکم اموی سے ہوا تھا۔ اور ان کی بہن فاطمہ بنت حسینؓ السبط بن علی بن ابی طالب یعنی حضرت علی کی پوتی عبداللہ الاکبر بن عمرو بن عثمان بن عفان اموی کی زوجہ محترمہ تھیں اور اس سے قبل یہی فاطمہ حسن مثنیٰ کی بیوی تھیں اور ان کے پیٹ سے ہمارے جد اعلیٰ عبداللہ المحض پیدا ہوئے تھے۔ اور اسی فاطمہ کی دادی جو عبداللہ بن جعفر طیار بن ابی طالب کی بیٹی تھی وہ امیر المومنین عبدالملک بن مروان بن الحکم اموی کی بیوی تھیں۔ عبدالملک کی وفات کے بعد ان سے علی بن عبداللہ بن عباسؓ نے نکاح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر لیا تھا۔ اور اُمِ کلثوم بنت جعفرؓ طیار بن ابی طالب (حضرت علیؓ کی حقیقی بھتیجی) یہ حجاج بن یوسف ثقفی کی زوجہ محترمہ تھیں۔ اور حجاج کی وفات کے بعد ابانؒ بن عثمانؓ بن عفان اُموی نے ان سے نکاح کر لیا تھا۔ السیدہ نفیسہ جو مصر میں مدفون ہیں آپ حسن الانور بن زید بن الحسن السبط کی بیٹی تھیں اور امیر المومنین الولید بن عبدالملک کی بیوی تھیں اور ان کے بطن سے ولید بن عبدالملک کی اولاد بھی تھی۔ علی الاکبر ابن الحسینؓ بن علیؓ بن ابی طالب کی والدہ مُرّة بن مسعود ثقفی کی بیٹی لیلیٰ تھیں اور لیلیٰ کی والدہ ابوسفیان بن حرب اُموی کی بیٹی میمونہ تھیں۔

الحسن المثنیٰؒ ابن الحسن السبط کی والدہ خولہ فزاریہ ہے جو منظور فزاری کی بیٹی تھیں۔ ان سے قبل یہ محمد بن طلحہ بن عبیداللہ کے نکاح میں تھیں۔ اس سے ان کی اولاد بھی تھی جب وہ جنگ جمل میں قتل ہو گئے تو ان سے الحسن السبط نے نکاح کر لیا اور اسی کے پیٹ سے الحسن المثنیٰؒ پیدا ہوئے۔ ابوسفیان بن حرب اُموی کی بیٹی میمونہ علی الاکبر بن الحسین بن علی بن ابی طالب کی نانی تھیں۔ جب حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لختِ جگر اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئیں تو ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوالعاصؓ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن الربیع بن عبد شمس بن اُمیہ کی بیٹی امامہ سے نکاح کر لیا۔

اصحاب عقل و خرد سے ایک دردمندانہ درخواست

ہم اصحاب عقل و خرد اور ارباب عدل و انصاف سے ایک دردمندانہ درخواست کے بعد یہ دریافت کرنے کی جرأت کریں گے کہ خدارا عدل و انصاف، عقل و خرد، بصیرت اور فہم و فراست سے کام لیں، اور فرمائیں کہ یہ تعلقات، یہ رشتہ داریاں اور یہ مراسم و روابط دشمنوں کے ہو سکتے ہیں؟ کیا ان کا یوں ایک دوسرے کے ناموں پر اپنے بچوں کا نام رکھنا، اور یہ رشتے ناطے اِس بات کے آئینہ دار نہیں ہیں کہ وہ اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ اور اَلْبُغْضُ فِی اللّٰہِ کی صحیح تصویر تھے۔ تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی کے سچے مظہر تھے۔ ان کی محبت فی اللہ اور اسلامی اخوت ہر شک و شبہ سے بالا تھی۔

حضرت علیؓ کا ارشاد

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے یہ تواتر ثابت ہے، کہ آپؓ کوفہ کی جامع مسجد کے منبر پر اکثر طور پر فرمایا کرتے تھے،

خَیْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بَعْدَ نَبِیِّهَا اَبُوْبَکْرٍؓ ثُمَّ عُمَرُ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اِس اُمت میں سب سے بہتر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوبکرؓ اور پھر عمرؓ رضی اللہ عنہما کی ذاتِ گرامی ہے۔
یہ روایت کوئی اَسّی طرق سے بلکہ اس سے بھی زیادہ طرق سے بیان کی گئی ہے۔ امام بخاریؒ اور دیگر ائمہ نے بھی اسے روایت کیا ہے اس کی صحت وثقاہت اس قدر قوی و مضبوط ہے کہ سکندرِ اعظم (سکندر مقدونی) کی تاریخ، نپولین کی تاریخ بلکہ دنیا کی کوئی تاریخ ثقاہت وصحت کے اس مرتبہ تک نہیں پہنچ سکتی۔ اور کسی بھی علمی وتحقیقی طریق سے اس کی صحت وثقاہت میں کلام نہیں ہو سکتا۔

حضرت علیؓ کا ایک اور ارشاد اور متقدمین شیعہ

اسی طرح حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرمایا کرتے تھے لَا اُوْتیٰ بِاَحَدٍ یُفَضِّلُنِیْ عَلیٰ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ اِلَّا ضَرَبْتُہٗ حَدَّ الْمُفْتَرِیْ کہ میرے پاس کوئی ایسا آدمی نہ لایا جائے جو مجھے ابوبکرؓ وعمرؓ پر فضیلت دیتا ہو ورنہ میں اسے مفتری کی حد لگاؤں گا۔ یعنی اس کا یہ افترا کہ میں ابوبکرؓ وعمرؓ سے افضل ہوں اس پر حدِ شرعی واجب کرتا ہے، اسی لئے متقدمین شیعہ ابوبکرؓ وعمرؓ کی فضیلت پر متفق ہیں۔ علامہ عبدالجبار ہمدانی نے اپنی کتاب تثبیت النبوۃ میں یہ روایت نقل کی ہے کہ ابوالقاسم نصر بن الصباح البلخی نے کتاب النقض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن الراوندی میں کہا کہ کسی سائل نے شریک بن عبداللہ سے سوال کیا کہ ابوبکرؓ زیادہ افضل ہیں یا علیؓ؟ اس نے جواب دیا، کہ ابوبکر زیادہ افضل ہیں۔ سائل نے پھر یہ اعتراض کیا کہ تم یہ کہتے ہو حالانکہ تم خود شیعہ ہو۔ شریک بن عبداللہ نے کہا، اور ہاں میں یہ بھی کہتا ہوں کہ جو ایسا نہیں کہتا ہے وہ درحقیقت شیعہ ہی نہیں ہے۔ خدا کی قسم علی کرم اللہ وجہہ نے ان لکڑوں (منبر) پر بار ہا چڑھ کر یہ فرمایا تھا اَلَا اِنَّ خَیْرَ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ بَعْدَ نَبِیِّھَا اَبُوْبَکْرٍ ثُمَّ عُمَرُ کہ خبردار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس اُمت میں سب سے بہتر ابوبکرؓ اور پھر عمرؓ ہیں۔ ہم علیؓ کے قول و ارشاد کی تردید و تکذیب کیسے کر سکتے ہیں؟ خدا کی قسم حضرت علیؓ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا تھا۔ اور نہ ہی وہ اپنی کسی بات میں جھوٹے تھے۔

یحییٰ بن یعمر کا واقعہ اور ایک لطیف نکتہ

علامہ قاضی ابن خلکان نے یحییٰ بن یعمر العدوانی کے ترجمہ میں یہ لکھا ہے کہ یحییٰ بن یعمر کی بنو لیث کے یہاں آمد و رفت تھی، اور لیثی ان کے حلیف تھے۔ اور یحییٰ بن یعمر ان متقدمین شیعہ میں سے تھا جو کسی صاحب فضیلت بزرگ کے فضل و منقبت اور عظمت و رفعت کی تنقیص و قدح کیے بغیر اہل بیت کے فضل و منقبت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے قائل تھے۔ اور انہوں نے (قاضی ابن خلکان نے) یحییٰ بن یعمر کا حجاج بن یوسف ثقفی کے ساتھ ایک قصے کا ذکر بھی کیا ہے۔ کہ یحییٰ بن یعمر نے حجاج بن یوسف کے سامنے یہ کہا کہ حسن وحسین رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذریت و اولاد میں شامل ہیں اور ان کا استدلال اس آیت سے تھا وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ اور اسے وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيسٰى تک ذکر کیا۔ یحییٰ بن یعمر نے کہا۔ دیکھئے کہ عیسیٰ اور ابراہیم علیہما السلام کے مابین کس قدر طویل فاصلہ ہے با ایں ہمہ عیسےٰ علیہ السلام کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں شمار کیا جاتا ہے۔ حسن رض وحسین رض اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مابین تو کوئی خاص فاصلہ بھی نہیں ہے پھر انہیں اولادِ رسول ؐ میں کیوں نہ شمار کیا جائے؟ حجاج اس لطیف علمی نکتہ پر عش عش کر اٹھا، اور اس کے بعد حجاج کی نظر دں میں یحییٰ بن یعمر کا مقام و مرتبہ بہت بلند ہو گیا۔ حجاج نے اسے نہ صرف اچھا سمجھا بلکہ اس کے تشیع کے باوجود اسے خراسان کا قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) مقرر کیا۔ اور آپ جانتے ہیں کہ حجاج مخالفین بنی امیہ اور بالخصوص شیعہ کے بارے میں کس قدر سخت تھا۔ لیکن وہ اس شدت وسختی کے باوجود معتدل اور تفضیلی شیعہ سے حق وصواب کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات قبول کرنے میں کوئی عار اور باک محسوس نہیں کیا کرتا تھا۔

متاخرین کی بدنصیبی

اُوپر کی سطور میں آپ حجّاج بن یوسف کا کردار ملاحظہ کر چکے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ وہ مابعد کے جھوٹے شیعہ اور غلط دعوے داروں سے عدل و انصاف میں کس قدر آگے تھا اور انصاف کی بات کو کس قدر خوشی سے قبول کرنے والا تھا۔ اس کے بالکل برعکس متاخرین کس قدر بدبخت' اور بدنصیب ہیں کہ ان اکابر اسلافِ اُمّت' اور بزرگوں کے درپئے آزار ہیں۔ یہ کس قدر احسان فراموشی ہے کہ جن لوگوں نے خیر و معروف اور اسلام میں مسابقت کا مظاہرہ کیا' دین کی ترقی اور اسلام کے عروج میں تن من دھن کی بازی لگا دی' اور اس سلسلہ میں اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا' آج ان قدسی الاصل اکابر پر نہ صرف اعتراضات کئے جاتے ہیں' بلکہ ان کے ایمان میں کیڑے نکالنے کی ناکام کوششیں کی جاتی ہیں اور اپنی زبان و قلم کا پورا زور انہیں دائرۂ اسلام سے خارج کرنے پر صرف کیا جاتا ہے۔ حالانکہ ان کے دستِ حق پرست پر مشرق سے مغرب تک ممالک و اقطار' اور امصار و بلدان' فتح ہوئے۔ اور ان کی کوشش' برکت اور دعوت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے صفحۂ ارضی کی اقوام و اُمم دائرۂ اسلام میں داخل ہو کر دین کی لازوال دولت سے مالامال ہوئیں۔ یہ تمام اسلافِ اُمّت، اعاظم رجال، بزرگانِ دین اور رُفقاءِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، خیر القرون میں شامل و شریک تھے۔ اور خیر القرون سے متعلق مخبرِ صادق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہادت باقاعدہ موجود ہے۔ یہ تمام اسلافِ اسلام ننھیال و ددھیال، رشتہ داری رحم و ترحم، مصاہرت اور دینی علاقہ و تعلق الغرض کسی نہ کسی جہت سے یہ بنو ہاشم اور اہلِ بیت سے منسلک و متعلق تھے۔

حجاج بن یوسف سے بھی گئے گزرے

ان عظیم اسلاف کے سلسلہ میں

یہ بدنصیب لوگ کس قدر ظلم و زیادتی سے کام لیتے ہیں؟ اور ان اکابر کی بلند سیرتوں کا ذکر جھوٹ یا دشمنی کی بنا پر ہمیشہ بُرائی سے کرتے ہیں۔ ان اکابر کے لئے یہ کس قدر بے انصافی، اور حق و صواب سے گریز کی راہ کو پسند کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ خوئے حق و انصاف سے گریز و فرار کے لحاظ سے یہ حجاج بن یوسف سے بھی گئے گزرے ہیں۔ ایک طرف تو یہ حجاج بن یوسف کی داستانِ مظالم بیان کرنے سے نہیں تھکتے۔ لیکن مجھے اندیشہ ہے کہ اگر یہ لوگ حجاج بن یوسف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مقام پر ہوتے تو صلحاء و اتقیاء کی گرفتاریوں، ایذاؤں اور ان کے قتل و ضرب کے الزامات سے ہرگز ہرگز نہ بچ سکتے۔ بلکہ ان سے بھی چند قدم آگے بڑھ جاتے۔ اور ساتھ ہی یہ بات ہے کہ یہ ان عجوبہ فضائل و محامد اور فتوحات کے کارناموں سے یکسر عاری ہوتے جن جلیل القدر اوصاف سے حجاج اپنے جور و ستم کے باوجود متصف تھا۔ کیونکہ حجاج بن یوسف کی نگرانی و زیر ہدایت فاتحین اور کامیاب جرنیلوں کی ایک پوری ٹیم تھی جو میدان کارزار میں مصروف عمل تھی۔ اور یہی جرنیل تینوں مشرقی محاذوں پر ایشیائی ممالک کی فتوحات میں مصروف تھے اور ان علاقوں کو اسلامی قلمرو میں شامل کر رہے تھے۔ یہاں تک کہ ان کی فتوحات کی یلغار کے سامنے سندھ کے صحرا، ملتان کے ٹیلے و دریا۔ ہندوستان کے اونچے پربت، افغانستان کے دشوار گزار پہاڑ اور خراسان و ترکستان کی ناقابل عبور گھاٹیاں اور غاریں بھی نہ ٹھہر سکیں

حضرت علیؓ مرتضیٰ اور اصحاب ثلاثہ

حضرت علیؓ مرتضیٰ اور اصحاب ثلاثہ کے باہمی تعلقات و روابط اور محبت و الفت کا اندازہ اس سے بخوبی لگ سکتا ہے کہ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات پر آپ کے فضائل و مناقب، محامد و محاسن، اور مقام و مرتبہ کے متعلق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیر المومنین علیؓ ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے جو فصیح و بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا، اور جس سوز و گداز اور والہانہ محبت کے جذبات میں ان کا تذکرہ فرمایا، اور اس میں جس فصاحت و بلاغت سے انہیں خراج تحسین پیش کیا وہ بھی صرف حضرت علیؓ ہی کا حصہ تھا اور آپ کا یہ خطبہ تاریخ کے صفحات میں ہمیشہ یادگار رہے گا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اسلامی تاریخ کے صفحات میں گزشتہ نسلوں میں حضرت ابوبکر صدیق سے متعلق اس سے بڑھ کر فصیح و بلیغ اور رفیع خیالات کہیں سے نہیں مل سکتے

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت و امارت میں حضرت علیؓ۔ حضرت عمرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حلقۂ مبایعین میں باقاعدہ داخل ہوئے، اور پھر عمر بھر ہر طرح سے نباہا کیا۔ بلکہ آپؓ حضرت عمرؓ کے سب سے بڑے معاونوں اور مددگاروں میں سے تھے، اور ہمیشہ حق و صواب، عدل و انصاف، اور دین و شریعت کے باب میں غیر مشروط طور پر دلی مسرت کے ساتھ ان سے تعاون کرتے تھے۔ اور حضرت علیؓ ہمیشہ نیکی و بھلائی سے حضرت عمرؓ کا ذکر کرتے، اور ان کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان رہتے۔

اور یہ آپ معلوم کر چکے ہیں کہ حضرت علیؓ نے دینی اخوت اور حضرت عمرؓ سے مصاہرت کے بعد اپنے دو لڑکوں میں سے ایک کا نام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابُوبکر صدیق، اور دُوسرے کا نام عمرؓ فارُوق رکھا۔ اور حضرت عثمانؓ کے مقام ومرتبہ کو ملحُوظ رکھتے ہُوئے تیسرے لڑکے کا نام عثمان رکھا۔ کیونکہ اگر حضرت عثمان غنی بلوائیوں' فتنہ بازوں' اور عبدُاللہ بن سبا یہوُدی کے ساتھیوں پر حُجت قائم کرنا نہ چاہتے۔ فتنہ وفساد کے اس پروگرام کو وسعت وپھیلاؤ سے دُوسرے طریق سے روکتے'۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنی حفاظت ومدافعت سے بایں ارادہ نہ روکتے، کہ مبادا اس سے مسلمانوں میں تلوار چل نکلے' اور فتنہ وفساد کا دروازہ کھُل جائے اور اپنے متعلق رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جنت و شہادت سے متعلق عظیمُ الشان بشارت کو ذہن نشین نہ رکھتے' تو یقیناً صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم' مہاجرین اور انصار اس سلسلہ میں اپنی جانوں تک کی بازی لگا دینے سے دریغ نہ کرتے۔ اور ہر قسم کے ایثار اور قربانی کے لئے وُہ تیار تھے۔ اور حضرت علیؓ یقیناً ولازماً اس مقدس جماعت کے مُقدمۃ الجیش کے سالارِ اعلیٰ ہوتے، کیونکہ تمام صحابہؓ' مہاجرین وانصار آپ کے دفاع وحفاظت کے لئے بالکل تیار تھے۔ آپ ہی نے انہیں منع فرما دیا تھا کہ مبادا میری خاطر کِسی مسلم کا خوُن ناحق بہ جائے۔

حضرت عثمانؓ کے منع کرنے کے باوجود حضرت علیؓ نے اپنے دونوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحبزادوں حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو باب عثمانؓ پر حضرت عثمانؓ کی حفاظت و مدافعت کے لیئے بھیجا۔ اور انہیں تاکید کی، کہ جاؤ وہاں حضرت عثمانؓ کی حفاظت کرو، اور ہر معاملہ میں ان کے حکم کی اتباع و پیروی کرو۔ اور عثمانؓ جو چیز چاہیں، تم اپنے باپ (علیؓ) کو اس کی خبر کرو۔ تاکہ ہم ان کی ضروریات کو پورا کرتے رہیں۔ اس سے اندازہ لگا لیجیئے کہ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کے آپس کے تعلقات کس قدر مضبوط تھے۔

تاریخ کی تکذیب

یہ اللہ تعالیٰ اور تاریخ پر افترا ہے، جیسے ان جھوٹے فتنہ بازوں نے اختراع کیا ہے کہ حضرت حسنؓ و حسینؓ۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حفاظت کے لیئے ان کے دروازے پر پہرا دینے کے لیئے کھڑے نہیں ہوئے تھے۔ اور یہ کہ ان دونوں نے حضرت عثمانؓ کے کسی حکم کی پابندی و اطاعت نہیں کی تھی۔ اور نہ ہی وہ اس کے لیئے آمادہ تھے۔ افسوس یہ کس قدر دکھ کی بات ہے کہ یہ لوگ دیدہ و دانستہ مسلّمہ حقائق کی تکذیب پر تلے بیٹھے ہیں۔

اسلاف کی عادت

ہمارے اسلاف کی یہ عادت مستمرہ ہے کہ وہ زمانہ کے حالات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

واقعات، اور رُواۃ کے تراجم و سیر مدوّن کرتے رہے ہیں، اگر کوئی انصاف پسند اہلِ علم ان اخبار و واقعات کی علمی و تحقیقی قدر و قیمت معلوم کرنا چاہیے، یا وہ مجھ سے پُوچھے کہ تم نے یہ اخبار کہاں سے حاصل کی ہیں؟ تو میں انہیں مشورہ دُوں گا کہ وہ ہر سند کے ہر راوی کے ترجمہ و سیرت کی طرف رجُوع کرے اور اسماء رجال کی کُتب کا مطالعہ کرے۔ تو یقیناً اس کے لئے اخبار و واقعات کی حقیقت واضح ہو جائے گی اور اسے صاف معلوم ہو جائے گا کہ صحیح ترین اخبار وُہ ہیں جنہیں اہلِ صدق اور انصاف پسند راوی روایت کرتے ہیں اور ان اخبار و روایات سے ثابت ہو جائے گا کہ لاریب اس تختۂ زمین پر پُوری انسانیت میں تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم انتہائی تقویٰ و طہارت کے حامِل، اور اپنے امتیازی اوصاف کے اعتبار سے اعلےٰ اور ارفع تھے۔

اور اس کے برعکس وُہ اخبار و روایات جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سیرت و تراجم کو بگاڑتی ہوں اور ان پر بدنما داغ لگاتی ہوں اور یہ وہم دلاتی ہوں کہ العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ! صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نہایت صغیر النفس، قلیل الحوصلہ اور اخلاقی و انسانی طور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر بالکل کم مایہ اور بے بضاعت تھے تو یقین کر لیجئے کہ یہ ان جھوٹے مجوسیوں کی کارستانیاں ہیں جو مسلمانوں کے سے نام رکھ کر، اور اسلامی لباس زیب تن کر کے اس کے اولیں علم برداروں اور بانیوں کو بدنام کر کے، اور ان پر مکروہ و ذلیل اعتراضات کر کے اپنی آتش انتقام کو ٹھنڈا کرنے کی مذموم کوششوں میں مصروف رہے ہیں۔

چند سوالات

ممکن ہے کہ آپ مجھ سے دریافت کریں کہ شیعیت کا اصل کیا ہے؟ کیا صدرِ اول میں بھی علیؓ کے شیعہ موجود تھے؟ واقعۂ جمل کی حقیقت کیا ہے؟ اور اس کا اصل باعث اور سبب کیا تھا؟ اور مسئلہ تحکیم کی حقیقت کیا ہے؟

بلاشبہ ان تمام سوالات کا صحیح اور مستند جواب وہی ہے جس کی طرف حق پسند مصنفین کے قلوب و اذہان مائل ہیں۔

اب یہ تمام مختلف مشارب و مسالک، مختلف مذاہب، اور مکاتیب فکر اس امر کے نہ صرف متقاضی بلکہ محتاج ہیں کہ مسلمانوں کی جدید، اور مستند تاریخ مرتب کرنی چاہیئے اور اس کی ترتیب و تدوین کے وقت دین، شریعت۔ اسلام اور تاریخ کے خالص اور شفاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرچشمے پیش نظر رہنے چاہئیں - یعنی ان خالص اور غیر آلودہ سرچشموں سے اخذ و اکتساب اور استفادہ کرنا چاہیئے۔ جو باانصاف اہلِ علم مسلمانوں کے نزدیک مسلّمہ ہیں، اور ان سرچشموں سے کُلّی اجتناب و احتراز کرنا چاہیئے جنہیں اہلِ ہوس، اسلام کے نادان دوستوں، اور مفاد پرست مصنّفین نے اپنے ذاتی اغراض کی قربان گاہ کی بھینٹ چڑھایا اور ان کی اصلیت و حقیقت رفض و بدعت اور مجوسیت اور باطل کے دبیز پردوں میں دب کر رہ گئی - اس مقام پر میں اپنی اسی بات کو دہراتا ہوں جو بارہا کر چکا ہوں کہ لاریب اُمّتِ مسلمہ کا دامن دنیا کی تمام اقوام و امم سے اس اعتبار سے بہت مالامال ہے کہ اگر یہ مسلّمہ صداقت، اور حقیقتِ صحیحہ پر اپنی تاریخی عمارت اُستوار کرنا چاہے تو یہ کام نہایت آسانی سے انجام دے سکتی ہے - یہ بات بھی اپنی جگہ حقیقتِ ثابتہ ہے کہ دُنیا کی دیگر اقوام و اُمم نے اس طرف بہت کم توجّہ دی ہے - یعنی صحیح تاریخ کی بنیاد و اساس اُستوار کرنے کی انہوں نے کوشش ہی نہیں کی - اور نہ ہی ان کے پاس علمی سرمائے کی اس قدر فراوانی تھی جس کے اعتماد پر وہ یہ عزم لے کر اُٹھتیں -

قدیم کتابوں کی حقیقت اور عوام کا علمی مذاق

اس وقت عوام بلا امتیاز مذہب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملت اور ملک و نسل اگر قدیم کتب اور تاریخ کے اصلی مصادر و منابع کو پڑھنا چاہیں، اور مطالعہ کے ذریعے ان کی حقیقت سے باخبر ہونا چاہیں تو وہ ان میں کچھ افسانوی حکایات۔ کچھ ایسی باتیں جو عقلیت پرست اور مادیت زدہ ذہنوں سے میل نہیں کھاتیں، جب انہیں پڑھتے ہیں تو چونک اُٹھتے ہیں اور ان کی تغلیط و تردید کا کوئی دقیقہ فرد گذاشت نہیں کرتے۔ حالانکہ وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ ان قدیم کتابوں کے بعض مؤلفین و مصنفین نے اپنے زمانہ تاریخ میں اس اندیشہ کے پیشِ نظر اخبار و واقعات کو کسی تحقیق و تدقیق اور تفتیش و تمحیص کے بغیر قلم بند کر لیا تھا کہ مبادا یہ کہیں ضائع ہو جائیں۔ اس دوران میں انہیں جو چیز جہاں سے اور جس سے ملی وہ بے دریغ نوٹ اور درج کرتے چلے گئے۔ اب تاریخ کے ایک قاری کا علمی اور دیانتدارانہ اخلاقی فرض ہے کہ وہ تاریخ کے اصلی مصادر و منابع پر نظر رکھے اور اس وقت کے ماحول و وقت کی نزاکت بھی پیشِ نظر رہے۔ اور اخبار و روایات کے رواۃ کی سیرت کا مطالعہ اسماء رجال کی روشنی میں کرے۔ یقیناً صحیح و سقیم، اور ضعیف و ثقہ اس کے سامنے واضح ہو جائیں گے کیونکہ امتدادِ زمانہ اور مرورِ ایام کی وجہ سے اکثر قارئین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱۲ ۵۸۶ ۲۹۷ ۴۸ ف ، خطیب بیوی

ان راویوں کے صدق و کذب، علمی مراتب و مدارج، حق و صواب میں ان کی وفا شعاریوں، ہوا و ہوس کی طرف ان کے طبعی میلانات سے ناواقف محض اور بالکل بے خبر ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ان تاریخی مصادر سے صحیح استفادہ نہیں کر پاتے ؛ اور نہ ہی وہ ان کتابوں سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ جن پر کسی تحقیق و تمحیص کے بغیر اعتماد و بھروسہ کر لیا گیا ہے۔ عوام میں علمی مذاق، تحقیقی شعور اور تاریخی ضیاع کا احساس افسوسناک حد تک مفقود ہے۔

گروہی عصبیت

ان بعض قدیم کتابوں کے رطب و یابس کے ساتھ ساتھ دوسری روح فرسا اور اذیت ناک یہ بات ہے کہ ان قدیم کتابوں کے مولفین و مصنفین، اور ان اخبار و روایات کے اکثر راوی باستثناءِ چند کسی نہ کسی مذہبی رنگ میں رنگین، اور کسی نہ کسی گروہ اور جتھے کے حامی تھے۔ پھر ان کی اس غلط روش اور تنگ نظری نے ان اخبار و روایات کو اپنی گروہی عصبیتوں اور دھڑے بندیوں کی بھینٹ چڑھا دیا، اور ہر چیز پر اپنی مذہبی چھاپ لگا کر اور جماعتی رنگ چڑھا کر اس کی اصلی حقیقت

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو دبیز پردوں میں نہ صرف چھپا دیا، بلکہ اس کی روح اور جان کو فنا کے گھاٹ اُتار دیا۔ ان کی یہ جتھے بندی اور گروہ سازی علم وفضل اور تحقیق ودیانت کے منافی تھی جو بالآخر ان کے علمی دیوالیہ پن کا باعث بنی۔ کیونکہ پھر ان کے نزدیک اپنے جماعتی اغراض ہر چیز سے مقدم قرار پائے اور انہوں نے ہر تاریخی امر کو اپنے قالب میں ڈھالنا، اور ان پر جماعتی چھاپ لگانا شروع کر دی۔ اور جب کسی قوم میں یہ پست ذہنیت' اور ذلیل مفاد پرستانہ رجحان جنم لے لیتا ہے تو علم وفضل اور تحقیق ودانش ان سے رخصت ہو جاتی ہے۔

جدید کتابوں کی بے مائگی

لیکن ساتھ ہی اس حقیقت کا اعتراف بھی کرنا پڑے گا کہ موجودہ نئی کتابیں مثلاً جرجی زیدان کی تصنیفات۔ بعض مستشرقین کی قلمکاریاں' اور بزعم خود ان کی علمی تنقیحات' اور تحقیقی شہ پارے' وہ بھی اس قابل نہیں کہ ان پر بھروسہ واعتماد کر لیا جائے کیونکہ یہ کسی علمی بصیرت' دینی تحقیق' اور تاریخی ریسرچ پر مبنی نہیں ہیں' صرف کتب برائے کتب ہیں اور ساتھ ساتھ یہ بات بھی ہے کہ ان مستشرقین سے اپنی اسلام دشمنی کی روح بھی چھپ نہیں سکی' اور نہ ہی انہوں نے اس باب میں کسی محنت شاقہ اور علمی تحقیق کا ثبوت دیا ہے بلکہ ان کی اکثریت تو مکھیوں پر مکھیاں مارتی چلی گئی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِس لئے ان کی تصنیفات اور مؤلفات علمی طور پر بے مایہ، تحقیقی طور پر بے بضاعت اور تاریخی لحاظ سے بالکل ناکافی ہیں۔

اُمّتِ مسلمہ کی محرومی

یہ منظر کس قدر رُوح فرسا ہے کہ وُہ اُمّت جو مصدرِ علوم، منبع فنون معدنِ تحقیق و تدقیق اور مرکزِ عقل و دانش تصوّر کی جاتی تھی۔ آج وُہ اپنی غفلت، شومئ قسمت، اور حالات کی ستم ظریفی کی وجہ سے تمام علمی فیوض و برکات سے یکسر محروم ہے۔ اس کا سب سے اہم اور عظیم سرچشمہ علم و ہدایت سے مضبوط وابستگی تھا۔ جس سے اس کا لاأبالی پن مشہور ہے اور اُس کی اسے پرواہ اَور احساس تک نہیں۔ حالانکہ ان کے شاندار ماضی کی عظمت کا سب سے بڑا راز ایمان سے وابستگی میں تھا۔ اور آج بھی عظمتِ رفتہ کو واپس لانے کی ایک ہی صورت۔ ہے کہ مسلمان ایمان سے مضبوط علاقہ و تعلق پیدا کریں۔ اور آپ ان عظیم اسلاف کے جانشین ہیں جو ایمان کی بلندی و مضبوطی کے لئے تن من اور دھن کی بازی تک لگا دینے کو زندگی کا ایک بالکل آسان مرحلہ خیال کرتے تھے۔ اور نہیں تو کم از کم آپ اپنے عظیم اسلاف کی حیاتِ مقدسہ ہی کو پیشِ نظر رکھیں۔ کیونکہ تاریخ نے ہمارے اسلاف کی سی پاکیزہ، صاف ستھری، واضح اور بہترین سیرت آج تک نہیں دیکھی۔ آج بھی ان کے قدم بقدم چلنے سے ہمارے بہت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے رُوحانی اخلاقی اور علمی امراض دُور ہو سکتے ہیں

اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم احسان

اللہ تعالیٰ کا بجائے خود ہم پر یہ بہت بڑا احسان اور مہربانی ہے کہ اس نے محدثین اور علمائے اہلحدیث سے روایات واخبار کے راویوں کے تحقیقی حالات اور حاملین امانت سُنّت رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مراتب ومدارج ترتیب دینے کی توفیق عنایت فرمائی اور اس سلسلہ میں اس ممتاز جماعت نے ایک نئے اور عظیم فن (اسمائے رجال) کو وضع کیا۔ اور اس موضوع پر بیش قیمت ضخیم کتابیں اور عظیم المنفعت معاجم تصنیف فرمائے۔ اب اگر کوئی انسان اس موضوع پر قلم اٹھانا چاہے تو اسے اس عظیم فن کی طرف رجُوع کرنا چاہیے۔ یقیناً اس کے استفادہ سے جلیل القدر تحقیقات اس کے سامنے آئیں گی اور تمام مسائل پر وُہ سیر حاصل لکھ سکے گا اور پھر اس کی علمی حیثیت، دینی بصیرت، تحقیقی وقعت اور تاریخی عظمت کو ہر پڑھا لکھا انسان نہ صرف تسلیم کریگا بلکہ عزّت و احترام کی نظر سے دیکھے گا۔ اور اسلامی تاریخ وسیر کی یہ عظمت تاریخ کے متعدد ہولناک اور روح فرسا حادثات کے باوجود بھی اپنے مقام پر قائم ہے

تاریخی حادثات

اس حقیقت کے تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ اکثر نفیس اور اُمہات الکتب بلاکو خاں کی یلغار، سقوطِ بغداد خلافتِ عبّاسیہ کی تباہی، صلیبی جنگوں اور اندلس کی تباہی و بربادی کے وقت دریاؤں، سیلابوں، طوفانوں، آندھیوں، اور اغیار کی تباہ کاریوں کی نذر ہو گئیں اور بیشتر کتابوں کو دشمن نے نذرِ آتش کر دیا۔ اور آخری زمانوں میں تو علمی طور پر مسلمانوں میں بالکل تنزل وانحطاط واقع ہو گیا تھا۔ لیکن ان بے پناہ نقصانات اور جاں گسل تباہیوں کے باوجود محققین کی تحقیقات کو بعض اہلِ علم، اور علم نواز علمائے نے پھر سنبھالا دیا جس کی وجہ سے پھر سے یہ قدرے اپنے پاؤں پر کھڑی ہو گئیں اور یہیں سے مسلمانوں کی نشأۃ ثانیہ اور جدید انقلاب کے دَور کا آغاز ہوتا ہے۔ اب مسلمانوں کا فرض ہے کہ اسلاف کی علمی کاوشوں کو پھر سے کرائیں، اور ان کی علمی، دینی، تحقیقی اور تاریخی خدمات کو پھر سے عوام کے سامنے پیش کریں۔

چند سوال اور ان کے جواب

اب میں ان مذکورہ بالا سوالات کی طرف آتا ہوں جو اصل فتنہ اور تشیع سے متعلق کیے گئے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ تبوک شام کی طرف جانے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بعد میں مدینہ منورہ کا امیر مقرر کیا اور یہ فرمایا اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کہ میرے نزدیک تمہارا وہی مقام و مرتبہ ہے جو موسٰی علیہ السلام کے ہاں ہارون علیہ السلام کا تھا۔ صرف اتنی بات ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ مورخین، محدثین اور دیگر اہل علم حضرات کا یہ خیال ہے کہ مندرجہ بالا واقعہ سے خود حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت بلا فصل کا مطلب نہیں سمجھا تھا اور ان کے خیال کے کسی گوشہ میں بھی یہ بات نہ تھی کہ اس وقتی امارت اور ہنگامی جانشینی سے مستقل خلافت بلا فصل کا مطلب اخذ کیا جائے گا۔ محدثین اس حدیث کی صحت و ثقاہت کے درجہ و مرتبہ میں مختلف ہیں۔ بعض اسے صحیح قرار دیتے ہیں، بعض اسے ضعیف گردانتے ہیں امام ابو الفرج ابن جوزی اس طرف گئے ہیں کہ یہ حدیث سراسر موضوع اور مکذوب ہے۔ جب ہم حدیث فہمی کے پیمانوں کے ذریعے اسے سمجھنے کی کوشش کریں گے تو معلوم ہو جائیگا کہ اس کی اصل حقیقت کیا ہے؟ معاملہ یہ ہے کہ جب آنحضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلّی اللہ علیہ وسلّم نے تبوک کی طرف جانے کا پروگرام مرتب فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ مدینہ ہی میں قیام فرما رہیں، اور مدینہ میں ان کی جانشینی کے فرائض انجام دیں۔ اس وقت مدینہ کی پوزیشن یہ تھی کہ صاحبِ قوت و طاقت۔ اربابِ شجاعت و بسالت اور میدانِ حرب و ضرب کے دھنی اشخاص و افراد اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اکثریت جہاد و جنگ کے لئے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی معیت و قیادت میں تبوک کی طرف نکل چکے تھے تو ایسے میں علی ایسا شجاع، بہادر، تلوار کا دھنی اور میدانِ کارزار کا شہسوار عورتوں اور بچوں کی طرح کب خاموشی سے بیٹھ سکتا تھا؟ چنانچہ اس سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا غمگین اور افسردہ خاطر ہونا ایک یقینی امر تھا۔ آپؓ کی رگِ شجاعت و بسالت میں حرکت پیدا ہوئی، اور آپؓ کے جوہرِ شمشیر زنی نے انگڑائی لی اور آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم سے یوں عرض گزار ہوئے أَتَجْعَلُنِیْ مَعَ النِّسَاءِ وَالْأَطْفَالِ وَالضَّعَفَةِ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَطْيِيْبًا لِنَفْسِهٖ أَمَا تَرْضٰی أَنْ تَكُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی کہ آپ مجھے عورتوں بچوں اور کمزور لوگوں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ پیچھے چھوڑ رہے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دل خوش کرنے کی غرض سے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہارا مقام میرے نزدیک وہی ہو جو موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک ہارون علیہ السلام کا تھا؟ یعنی جب موسیٰ علیہ السلام کوہِ طور پر گئے تھے اور وہاں کئی راتیں بسر کر کے، اور تختیاں لے کر واپس ہوئے تھے اور حضرت ہارون علیہ السلام کو اپنا جانشین اور خلیفہ بنا گئے تھے۔ حضرت علیؓ کی یہ خلافت و جانشینی بھی بالکل اسی نوعیت کی تھی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے وہم و خیال میں بھی اس استخلاف علی المدینہ اور وقتی جانشینی کے وہمی و خیالی معنی ہرگز نہیں تھے جیسے بعد کے آنے والے گروہ سازوں نے اپنی حزبی اغراض اور جماعتی عصبیت کی خاطر اختراع کیا، بلکہ معاملہ اس کے بالکل برعکس ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس استخلاف علی المدینہ کو جنگ و جہاد کے اجر و ثواب سے محرومی کا باعث سمجھتے تھے اور اس اونچے مقام و مرتبہ سے پیچھے رہ جانا ان کو گوارا نہ تھا، اور آپ رضی اسے نہ مناسب خیال کرتے تھے کہ ان کے دیگر مسلمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھائی اور صحابہ کرام کی جماعت اسلامی قلمرو کی وسعت اور اسلامی سلطنت کی مضبوطی و استحکام کے لیے اپنی عزیز جانیں پیش کریں، اور علی رضؓ ان سے پیچھے رہ جائیے۔ تب ہی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ استفسار کیا تھا

یہ جانشینی صرف حضرت علیؓ کے ساتھ مخصوص نہیں

دیگر مقام غور یہ ہے کہ مدینہ منورہ میں وقتی امارت، ہنگامی جانشینی اور عارضی استخلاف کے سلسلہ میں صرف حضرت علی رضؓ ہی منفرد نہیں ہیں، بلکہ آپ نے متورد بار متعدد صحابہ رضؓ کرام کو مدینہ منورہ میں اپنا جانشین بنایا۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدینہ منورہ پر امارت و جانشینی کے تو سبھی معترف ہیں، اور یہ بھی اقرار کرتے ہیں کہ حضرت ابن اُم مکتوم کو حضور علیہ السلام نے متعدد بار مدینہ منورہ پر خلیفہ و جانشین مقرر کیا اور ابن اُم مکتوم مدینہ منورہ پر اپنی امارت و خلافت کے زمانہ میں لوگوں کی امامت کے فرائض انجام دیتے رہے۔ اب کسی گوشہ سے کسی نے کبھی بھی عبداللہ بن اُم مکتوم کی خلافت بلا فصل کا سوال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں اُٹھایا۔ آخر کیوں؟

نجف کا اجتماع

سنہ ۱۱۵۶ھ کو جب نادر شاہ نے نجف میں شیعہ علمائے کا ایک زبردست اجتماع منعقد کیا تھا تو شیعہ علمائے نے اس حدیث سے خلافت علی رضؓ بلا فصل ثابت کرنے کی کوشش کی تھی اس وقت ایک بہت بڑے سنی عالم علامۂ عراق السید عبداللہ السویدی نے ان کے اس دعویٰ کی دھجیاں بکھیر کر رکھ دی تھیں اور اسے پوری قوت سے باطل قرار دیا تھا۔ اس کی اصل حقیقت اپنے قلم حقیقت رقم سے واضح کر دی تھی۔ "مؤتمر نجف" کے نام سے ہم نے جو رسالہ طبع کیا تھا اس میں علامۂ عراق کی مفصل تقریر بھی شائع کر دی تھی۔

حضرت علیؓ اسے خوب جانتے تھے

حضرت علی کرم اللہ وجہہ اسے خوب جانتے تھے کہ خلافت حقہ وہی ہے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ کرام اجماع کر چکے ہیں۔ جسے اللہ تعالیٰ نے یوم ازل ہی سے اپنی حکمت اور عدل و انصاف سے اپنی مرضی اور منشا کے مطابق مقدر کر دیا اور خود اس ترتیب کا فیصلہ فرما دیا۔ حضرت علیؓ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی عُلوِ منزلت، رفعتِ شان، بلندی منصب، اور عظمتِ مقام کے باوجود خلافت کے معاملہ میں ان سے آگے بڑھنا اور اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنا اب کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے۔ اور نہ ہی کسی کے لئے یہ مناسب ہے کہ اس کے فیصلہ کے خلاف تمرّد و بغاوت کے راستہ پر چلے۔ یعنی اس ترتیب خلافت کے خلاف آواز اُٹھانا حضرت علی رضؓ کی ناراضی، اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو دعوتِ مبارزت اور اس کے فیصلہ کے خلاف بغاوت و تمرّد کے مترادف ہے، اور نہ ہی کسی کے لئے مناسب اور جائز ہے کہ وہ اس چیز کے برعکس اعتقاد رکھے جسے حضرت علی رضؓ اُن کے بھائی اور ساتھی صحابہ کرامؓ کی مقدّس جماعت اختیار کر چکی ہے اور نہ ہی ان کے اجماع میں کسی کو خلل اندازی کرنا جائز ہے خواہ اس معاملہ میں مسلمانوں کی اِصلاح و خیر ہی کیوں نہ مضمر ہو۔ خلافتِ علی رضؓ پر یہ بہت بڑا افتراء اور ان کی قدر و منزلت میں عظیم نقص اور رجالِ اسلام اور اس کی تاریخ میں رخنہ اندازی کا باعث ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اخلاصِ نیت میں شک و بدگمانی کا مظاہرہ کیا جائے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے خلیفۂ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضؓ۔ خلیفۂ ثانی حضرت عمر فاروق رضؓ اور خلیفۂ ثالث حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہم کی خلافت میں جس اخلاص اور وفا شعاری سے خدمات انجام دی تھیں اس میں چغلی و غیبت کا مظاہرہ کیا جائے۔

حضرت علیؓ کی مسلّمہ فضیلت

یہ بھی حضرت علیؓ اور ان کے طبقہ کے مسلّمہ فضائل میں سے ہے جس میں وہ دیگر تمام سے منفرد ہیں، اور جو انہیں اولین خلفاء ثلاثہ سے ممتاز کرتے ہیں۔ ان کا خیال تھا کہ بیک وقت اس معاملہ میں صرف ایک ہی آدمی اس معاملہ کا والی ہو سکتا ہے اور خلافت کو اس کے لوازمات کے ساتھ قائم کر سکتا ہے۔ اس باب میں ان کی شدت یہاں تک تھی کہ وہ اس بارہ میں معمولی لن ترانی اور سرگوشی کرنے کو جائز نہیں سمجھتے، اور ان کے خیال میں کسی کو خلیفہ کے خلاف اعتراض کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔ اور وہ کسی کے لئے یہ بھی جائز خیال نہیں کرتے تھے کہ کوئی ایسی شکل اختیار کرے جس سے مسلمانوں کی عداوت و دشمنی ظاہر ہو، اور جو مسلمانوں کو خوف و خطر میں ڈالے اور خود اپنے نفس کو دیگر پر ترجیح دے۔

واقعات کی چھان پھٹک

یہ ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ جب تمام واقعات کو اہل ہوا اور اربابِ اغراض کی زیادتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مبالغہ آرائیوں سے الگ کر لیا جائے تو وہ ترتیب خلافت کے معاملہ میں حضرت علیؓ اور ان کے اخوان و اعوان کے فضل و منقبت پر دلالت کریں گے۔ جب واقعات اور اخبار کو مبالغہ آرائی اور زیادتی پسند طبقوں نے کذب و افتراء میں خلط ملط کر دیا، اور ان میں ایسے اکاذیب کو داخل کر دیا جن کی کم از کم حضرت علیؓ اور ان کی آل کے لئے کوئی مصلحت نہ تھی تو صورت بالکل بدل گئی۔ بلکہ ان کے دجل و فریب اور کذب و افترا کی وجہ سے حضرت علیؓ اور ان کی اولاد و احفاد کو ایسی شکل میں پیش کیا گیا جو نہایت قبیح اور مکروہ تھی اور جو اصل واقعات اور حقیقت کے ساتھ مطابقت نہیں کھاتی۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ ان دھوکا باز طبیعتوں نے یہ سمجھ لیا، کہ اپنی عفت و پاکدامنی، طہارتِ نفوس کے لحاظ سے یہ ممتاز جماعت، اور دنیا کی اقوام و اُمم میں یہی مقدس طبقہ بالکل پست اخلاق، گھٹیا کردار اور خفیف الحرکات کا مجموعہ ہے۔ اور یہ لوگ دنیوی مفاد، متاعِ عاجل، اور چھوٹی چھوٹی باتوں پہ آئے دن بچوں، اور بازاری لوگوں کی طرح لڑتے جھگڑتے ہیں۔ حالانکہ ایسا ہرگز ہرگز نہیں تھا۔ یہ صرف ان اہلِ ہوا کا دجل و کذب اور افتراء بازی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلفائے راشدین کی نظر میں خلافت کا مقام

خلفائے راشدین مہدیین کی نظروں میں خلافت و ولایت کو کوئی خاص مقام حاصل نہ تھا، زیادہ سے زیادہ وہ اسے عوام کی خدمت کا ایک ذریعہ سمجھتے تھے۔ ان میں جو بھی والی بنتا وہ مسلمانوں کے حقوق و فرائض کو ادا کرنا، اور ان کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونا۔ اور ان میں سے کسی کے نزدیک بھی خلافت کو قیمتی متاع، اور خوانِ یغما کی حیثیت حاصل نہ تھی، کہ وہ غیروں سے اس کے لئے تنازع کرتا اور لڑ جھگڑ کر زبردستی خلافت حاصل کرنے کی کوشش کرتا۔ ہمارے اس دعویٰ کے ثبوت کے لئے یہ واقعہ شاہدِ عدل کی حیثیت رکھتا ہے، کہ جب یہودیوں، اور مجوسیوں نے امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کا نہ صرف ارادہ کیا بلکہ پختہ پروگرام مرتب کر کے صبح کی نماز کے وقت جب کہ وہ امامت کے فرائض انجام دے رہے تھے نہایت جنایانہ حملہ کر دیا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے چند دن باقی رکھا۔ آپ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان چند ایام میں مسلمانوں کے لیے تدبّر و تفکّر سے کام لیا۔ اور اپنے بعد انہیں شورائیت کا حکم دیا۔ اور بعض اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک کمیٹی مقرر کی، اور انہیں تاکید کی کہ وہ اپنا فیصلہ کر کے امرِ خلافت کے جھمیلوں سے مسلمانوں کو آرام و نجات دیں۔ کمیٹی بلکہ خود اپنے بیٹے عبداللہ سے وعدہ لیا کہ وہ بارِ خلافت کو نہیں اُٹھائے گا۔ حالانکہ حضرت عمرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا اس وقت علم و حزم، عقل و دانش، اللہ۔ رسولؐ اور مومنوں کے لیے اخلاص و محبت کے اعتبار سے کوئی بھی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر نہیں تھا۔

حضرت عمرؓ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مقام پر جو خطاب فرمایا وہ بھی کس قدر خوبصورت، اور وزنی ہے۔ فرمایا:۔

"آلِ خطاب کو اتنا ہی کافی ہے کہ ان میں سے ایک خلیفہ بن چکا ہے۔ اگر یہ خلافت خیر و معروف ہے تو ہم اسے حاصل کر چکے۔ اور اگر یہ گناہ و معصیت ہے، تو بھی ہم نے اپنا حصّہ وصول کر لیا ہے، اس لیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب بنی خطاب سے کوئی خلیفہ نہ بنایا جائے۔

انسانی تاریخ میں کس قدر اونچا مقام ہے کہ منصب وجاہ اور اقتدار و حکومت سے کس طرح اپنا اور اپنے خاندان کا دامن بچا رہے ہیں۔

۳۵ھ میں شہادتِ عثمانؓ کے بعد حضرت طلحہؓ، زبیرؓ علیؓ اور عبداللہ بن عمرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہم خلافت کے امیدوار قرار دیئے گئے تھے۔ مگر ان تمام حضراتؓ نے اس بارِ گراں کے اُٹھانے سے گریز کیا۔

حضرت علیؓ مرتضیٰ کی بیعت اور شیعانِ علیؓ کا پس منظر

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شہادتِ عثمانؓ کے بعد اپنی خلافت کی بیعت کوئی دل کی خوشی اور اپنی مرضی یا جمہور اکابرِ مدینہ کے مشورہ سے ہرگز نہیں لی تھی۔ کیونکہ بلوائی تین بیرونی شہروں بصرہ، کوفہ، فسطاط سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کی عقیدتوں کے مرکز بھی الگ الگ تین اشخاص زبیرؓ، طلحہؓ اور علی تھے۔ اوّل الذکر دونوں اشخاص بلوائیوں کے اصرار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تقاضا کے باوجود حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام پیش کر کے اور ان کی اہلیت و قابلیت کا اقرار کر کے اپنا دامن چھڑانے میں کامیاب ہو گئے۔ پھر یہی گروہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس پہنچا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی خلافت کی بیعت لینے پر مجبور کیا۔ بالآخر حالات کو خراب ہوتا دیکھ کر اور مسلمانوں کو فساد و ہنگامہ کی تباہیوں سے بچانے کی غرض سے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے صرف دو یوم جمعرات اور جمعہ ۲۴، ۲۵ ذوالحجہ کے لئے خلافت کی بیعت لینا منظور کی تاکہ حج سے فراغت کے بعد جمیع اہل الرائے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں خلیفہ کا باقاعدہ انتخاب ہو جائے۔

جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر علیٰ رؤس الاشہاد اپنی عارضی بیعت کا اعلان کیا تھا۔

اس وقت تک حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کوئی خاص ایسا شیعہ اور حامی نہ تھا جسے وہ جانتے پہچانتے ہوں، یا وہ ان سے رل مل کر رہنے کی کوشش کرتے ہوں

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نہ ہی کبھی ان کے حاشیہ خیال میں یہ تصور پیدا ہوا کہ وہ عوام میں سے کسی کو اپنا شیعہ بنائیں ۔ کیونکہ اس وقت آپ بذات خود اور آپ کے تمام بھائی صحابہؓ کرام اسلام کے شیعہ تھے ۔ جو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء ابوبکر صدیق ۔ عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے ارد گرد حلقہ باندھے ہوئے تھے ۔ اور ان کی ذہنی و سیاسی راہنمائی و قیادت پر قانع اور مطمئن تھے ۔ اور اگر حضرت علیؓ کے دل میں جمہور اُمت کے سواد اپنے خاص شیعہ بنانے کا خیال پیدا ہوجاتا ۔ اور وہی شیعہ پھر اُن کی بیعت کرلیتے تو یقیناً اُن کے شخصی کردار اور اُمت میں قبولیت عامہ کے مقام کو ضرور نقصان پہنچتا اور ہوسکتا ہے کہ اُنہیں خلیفہ ہی نہ بنایا جاتا ـــــ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ حضرت علیؓ جمعرات ۲۴ ذوالحجہ ۳۵ھ کی شام تک اس بات پر مصر رہے کہ میں نے تو صرف دو دن کے لئے مسلمانوں کو فساد و ہنگامہ سے بچانے کی غرض سے امامت و خلافت کو قبول کیا تھا ۔ حالانکہ دیانت و امانت و اخلاص مقام و مرتبہ عقل و فہم علم و حزم دین و تقویٰ شجاعت و بسالت ۔ غرض ہر اعتبار سے اُس دن خلافت کے سب سے زیادہ اہل اور حقدار تھے ۔ اور یہ حقیقت ہے کہ اگر حضرت علیؓ اُس روز یہ موقف اختیار نہ کرتے تو اُنہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ اور لوگوں کے ہاں یہ قبولیت اور قدر و منزلت حاصل نہ ہوتی۔

علیؓ اور طلحہؓ کی گفتگو

یہ بات روز روشن کی طرح ثابت شدہ ہے کہ اُسی روز عشاء کی نماز کے بعد تک حضرت علیؓ اپنے موقف پر قائم تھے اور اپنی ذات سے خلافت کو دور رکھنا چاہتے تھے۔ اور اس بات کے خواہاں تھے کہ لوگ طلحہؓ بن عبد اللہ کو خلافت کے لئے قبول کرلیں۔ حضرت طلحہؓ بن عبداللہ عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں۔ اور حضرت طلحہؓ اس کوشش میں مصروف تھے کہ وہ مسلمانوں کے اس معاملہ (خلافت) کے اہل نہیں ہیں۔ حضرت علیؓ کی طرح حضرت طلحہؓ بھی خلافت کو اپنے سے دور رکھنا چاہتے تھے اور اس پیشکش کے قبول کرنے سے صاف انکار کر رہے تھے۔ اور یہی چاہتے تھے کہ علیؓ اس بارگراں کو اٹھائیں۔ اور مسلمانوں کے اس واجبی امر (اُمور خلافت) کو اُن میں نافذ کریں۔ تاریخ کی کتابوں میں آپ ان کی باہمی گفتگو کا مطالعہ کیجئے۔ جیسا کہ علماء تابعین میں سے ایک عظیم و شہیر عالم امام محمدؒ بن سیرین نے روایت کیا ہے۔ اس کے علاوہ ابو جعفر الطبری نے اپنی تاریخ (طبع مصر و ہالینڈ) میں نقل کیا ہے کہ حضرت علیؓ طلحہؓ سے کہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے تھے (اُنسُطْ یَدَکَ یا طلحۃُ لِاُبَایِعُکَ) کہ طلحہؓ ہاتھ پھیلائیے کہ میں آپ کی بیعت کروں ؟ ؟ (فیقُولُ لَہٗ طلحۃُ اَنْتَ اَحَقُّ فَاَنْتَ اَمیرُ المؤمنین فَابْسُطْ یَدَکَ) طلحہؓ جواب میں کہہ رہے تھے۔ کہ اے امیر المومنین آپ اس کے زیادہ حقدار ہیں۔ آپ اپنا ہاتھ بڑھائیے۔ قریب تھا کہ فسطاط۔ کوفہ اور بصرہ کے بلوائی اور فتنہ پرور لوگ علیؓ۔ طلحہؓ۔ اور زبیرؓ پر کود پڑتے۔ اور اُنہیں قتل کر دیتے۔ کیونکہ یہ تمام ولایت و خلافت کے قبول کرنے سے بھاگ رہے تھے۔ اور اس سے پہنچنا چاہتے تھے۔ اور آخر کار حضرت علیؓ نے خلافت قبول کر کے اس معاملہ کو ختم کر دیا۔

علیؓ کا پہلا سرکاری خطبہ

آئندہ ۲۵ ذوی الحجہ ۳۵ھ کو جمعہ کے روز منبر رسولؐ پر چڑھ کر آپ نے ایک فصیح و بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا جسے علّامہ طبری نے اپنی تاریخ میں ہمارے لئے محفوظ کیا ہے۔

حمد و ثنا کے بعد فرمایا۔ اے لوگو کان کھول کر سُن لو کہ اس معاملہ (خلافت و ولائیت) میں صرف اُسی کو حق پہنچتا ہے جسے تم امیر مقرر کرو۔ کل ہم میں سے اس معاملہ میں اختلاف پیدا ہو گیا تھا۔ کہ کس کی بیعت کریں ؟ اگر تم چاہو تو میں خلافت سے بیٹھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتا ہوں ؟ اور مجھے کسی پر افسوس نہیں ہوگا۔ اور نہ ہی میں اس کا خواہش مند ہوں (طبری) بعد میں اُنہوں نے یہ اعلان کیا کہ وہ خلافت کو سینہ زوری۔ دھونس۔ دھاندلی اور ناجائز تسلّط و قبضہ سے نہیں کرنا چاہتے۔ بلکہ وہ تو صرف مسلمانوں سے بیعت لے کر ہی انجام دے سکتے ہیں۔ اور اس کی ایک ہی صورت ہے کہ اُمّت اس پر راضی ہو۔

طبقہ اولیٰ میں حزم و اعتدال

اسلام میں اوّلین طبقہ کا یہ فضل و منقبت کیا کم ہے ؟ کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی صحبت و رفاقت میں رہے۔ اور اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم سے اسلامی زندگی کے حقوق و آداب سیکھے اور آپ کی سنّت پر کاربند ہونے کو اپنا وظیفہ حیات قرار دیا۔ اور بلا شبہ یہ قدسی الاصل گروہ اور پاکبازوں کی یہ جماعت اعتدال کو دین کا ترازو اور رفق و ملاطفت کو اسلام کا جمال و خوبصورتی خیال کرتے تھے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم ہمیشہ تاکیداً فرمایا کرتے تھے (إِنَّ الرِّفْقَ مَا كَانَ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَمَا نُزِعَ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ) بلا شبہ کسی چیز میں نرمی کا ہونا اُسے خوبصورت و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزین بنا دیتا ہے۔ اور اُس سے نرمی و رفق کا چھن جانا اُسے بد شکل بنا دیتا ہے۔ آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے (مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ كُلَّهُ) کہ جو نرمی اور رفق سے محروم رہا وہ گویا تمام قسم کی بھلائی سے محروم رہا۔ آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے (إِنَّ هٰذَا الدِّيْنَ مَتِيْنٌ فَأَوْغِلْ فِيْهِ بِرِفْقٍ) کہ بلاشبہ یہ دین مضبوط اخلاق والا ہے۔ اس میں بہت زیادہ نرمی سے کام لیجئے۔ اور آپ اکثر اوقات یوں بھی فرمایا کرتے تھے۔ (إِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّيْنِ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِالْغُلُوِّ فِيْهِ) کہ آپ اپنے آپ کو غلو فی الدین یعنی دین میں افراط و تفریط سے بچاؤ۔ کیونکہ تم سے پہلے لوگ دین میں حد سے زیادہ زیادتی و غلو کرنے کی وجہ سے تباہ ہوئے ہیں۔ ان واضح ارشادات اور محکم قرائن کی وجہ سے مسلمانوں کا طبقۂ اولیٰ افراط و تفریط اور دینی غلو و زیادتی سے بالکل بچا رہا۔ اور اس نے اعتدال و توازن اور حزم و احتیاط کو اپنائے رکھا۔

طبقہ ثانیہ

جب طبقہ ثانیہ نے نشو و نماء حاصل کی تو والدین نے اپنی اولاد کی خود تربیت کی اور اُنہیں وہی آداب سکھلائے۔ جو اُنہوں نے محمدی دانشگاہ سے حاصل کئے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن یہ کامیاب فطری اور متوازن طریقۂ تادیب اور اندازِ تربیت صرف حجاز۔ نجد اور شام میں ہی رواج پذیر تھا۔ فسطاط (مصر) کوفہ۔ اور بصرہ (عراق) میں جن نوجوانوں نے تعلیم و تربیت حاصل کی انہیں اس نرمی و رفق اعتدال و توازن اور حزم و احتیاط سے بہت کم حصّہ ملا۔ ان میں نوجوانوں کی اکثریت غلو و زیادتی کی نذر ہو گئی۔ اور اس غلط تعلیم و تربیت کا نتیجہ تھا کہ اس غیر ذمہ دار گروہ سے بے شمار تاریخی بے اعتدالیاں بلکہ ہلڑ بازیاں سرزد ہوئیں۔

اسلام پر مصیبت

اس وقت اسلام پر سب سے بڑی مصیبت یہ تھی کہ یہودی ابلیس خیر خواہ بن کر انہیں گمراہ کر رہے تھے۔ عبداللہ بن سباء یہودی ابلیس کی شکل میں اس طبقہ ثانیہ کے نفوس اور قلوب و اذہان میں ایک غیر متزلزل مقام حاصل کر چکا تھا۔ اور یہ مسلم نوجوان ان اباله یہود کی دسیسہ کاریوں۔ ریشہ دوانیوں۔ دین کے خلاف مکاریوں اور ان کی اسلام دشمنیوں سے بالکل بے خبر اور نا واقف محض تھے۔ بظاہر یہ اسلام کے فکر و غم میں گھلے جا رہے تھے اور ان کے سامنے اپنی دینی غیرت۔ اسلامی حمیت اور اسلام کے علمبرداروں کے لئے اُلفت و محبت کا اظہار کیا کرتے تھے۔ انہوں نے سب سے قبل اپنے اس مکر و فریب اور دھوکہ و سازش کا جال حجاز۔ نجد اور شام میں بچھانا چاہا

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن حجازیوں۔ نجدیوں اور شامیوں کی اسلامی فطرت۔ دینی اعتدال محمدی اخلاق و کردار۔ اور افراط و تفریط اور غلو و مبالغہ سے بچنے کی وجہ سے یہ وہاں کامیاب نہ ہو سکے۔ اور انہیں نہایت ذلّت و رسوائی اور ناکامی و نامرادی کے عالم میں ان تینوں علاقوں کو چھوڑنا پڑا اور بُری ہزیمت و شکست اور پسپائی سے ان علاقوں کو چھوڑنا پڑا۔ پھر ماحول کے نشیب و فراز اور حالات کی رفتار کو بغور دیکھنے کے بعد انہوں نے فسطاط۔ کوفہ اور بصرہ کا رخ کیا۔ اور اپنے مذموم اغراض اور ذلیل مقاصد کے حصول کے لئے منتخب کیا۔

ان ملعونوں کی ہرزہ سرائیاں اور بد اعتقادیاں

اسلام کے یہ دشمن کوفہ بصرہ اور فسطاط میں منتقل ہونا شروع ہو گئے۔ اور وہاں کے باشندوں سے اختلاط اور میل جول رکھنا شروع کر دیا۔ ناتجربہ کار اور نوخیز نوجوانوں سے انہوں نے کہنا شروع کیا کہ دیکھو یہ کس قدر تعجب اور حیرت ہے کہ عثمانؓ عیسٰی علیہ السلام کی واپسی کا عقیدہ تو رکھتا ہے۔ لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دوبارہ نبی ہونے کی تکذیب و تردید کرتا ہے۔ حالانکہ خود اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرما چکے ہیں اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَرَادُّكَ اِلیٰ مَعَادٍ) حقیقت یہ ہے کہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم رجعت و واپسی کے اعتبار سے عیسیٰ علیہ السلام سے زیادہ حقدار ہیں۔ یہ ملعون ان نوجوانوں سے یہ بھی کہا کرتے تھے کہ آپ سے قبل کئی ہزار نبی گذر چکے ہیں۔ اور ہر نبی کا ایک خاص وصی ہوتا تھا۔ اور بلاشبہ حضرت علیؓ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص وصی ہیں اور انہیں یوں بھی تلقین کرتے کہ محمدؐ خاتم الانبیاء اور علیؓ خاتم الاولیاءؓ ہیں۔ ۳۰ھ کے بعد حضرت عثمانؓ کی خلافت کے اواخر میں حضرت عثمانؓ کے خلاف نہایت مکروہ اور شرمناک پروپیگنڈہ شروع کر دیا۔ اور لوگوں کو مشتعل کرنے کی غرض سے یہ کہنا شروع کیا کہ عثمانؓ سے بڑھ کر کون ظالم ہوسکتا ہے؟ کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصی (علیؓ) کو اپنے یہاں بار نہیں بخشتا۔ اور ان پر حملہ کرتا ہے اور اس سے خلافت و امارت چھین چکا ہے۔ بلکہ کھلے لفظوں میں نوجوانوں کو بھڑکاتے کہ لاریب عثمانؓ نے استحقاق وجواز کے بغیر خلافت پر غاصبانہ قبضہ کر رکھا ہے۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصی علیؓ یہاں موجود اور تشریف فرما ہیں تم اٹھو اور خوب زور شور سے عثمانؓ کے خلاف تحریک چلاؤ۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لباس میں اس معاملہ کو غالب و کامیاب کردو۔ یہاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک کہ لوگوں کے دل عثمانؓ سے بیزار اور علیؓ کی طرف مائل ہو جائیں۔

نوٹ مذکورہ بالا تمام غلط اعتقادات اور گمراہ کن خیالات کے حقائق عبداللہ بن سباء ملعون یہودی سے ثابت شدہ ہیں۔ اس کی ابلیسانہ کارروائیوں پر شیعہ وسُنی دونوں بزرگوں کا اتفاق ہے۔ ہم نے "ھامش" کے صفحہ ۲۹۹ پر انہیں بالتفصیل نقل کر دیا ہے۔ یہ روایات "الماماقانی" کی "تنقیح المقال سے نقل کی گئی ہیں۔" "الماماقانی" نے انہیں الکشی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

الکشی شیعہ کے آئمہ کبار سے ہیں اور انہوں نے اس بات کا اعتراف کیا ہے۔ کہ حضرت علیؓ کا وصف (وصی رسول اللہ) عبداللہ بن سباء یہودی کا اختراع کردہ ہے۔ اور حضور علیہ السلام کو علیؓ کے اس وصف کی کوئی خبر نہ تھی۔ کیونکہ یہ حضور علیہ السلام کی وفات کے ایک عرصہ بعد عثمانؓ کی خلافت کے زمانہ میں اختراع کیا گیا تھا۔

عبداللہ بن سباء کی فتنہ سامانیاں

اب لگے ہاتھوں اس فتنہ وفساد اور شور وہنگامہ کے اصلی بانی اور محرک عبداللہ بن سباء یہودی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے متعلق بھی سُن لیجیے۔ یہ انسان نما شیطان صنعاء (یمن) کے یہودیوں میں سے تھا۔ یہ ابن السوداء کے نام سے بھی مشہور تھا۔ اس نے اپنی دعوت و تحریک کو نہایت خبث باطن سے پھیلایا۔ پورے اطمینان و وقار سے یہ اپنی تحریک کو آگے بڑھاتا رہا۔ مختلف طبقات سے ایک جم غفیر نے اس کی دعوت و پروگرام کو نہ صرف بنظر استحسان دیکھا۔ بلکہ اسے پوری خندہ پیشانی سے قبول کر لیا۔ پھر اس کے ان میں سے قابل اعتماد لوگوں کو دعاۃ و مبلغین بنا کر مختلف مقامات پر بھیجا۔ اس کے دعاۃ و مبلغین نے اس کی اغراض کو پورا کرنے کی سر توڑ کوشش کی اس کے فساد انگیز اور فتنہ پرور خیالات پھیلا کر عوام کالانعام کو اپنے دام تزویر میں پھنسایا اس کے مبلغین میں اکثریت نیک بیوقوفوں کی تھی۔ جو دین میں نہایت متشدد اور عبادت میں نہایت متکلف تھے۔ اور جو غلو و زیادتی کو فضیلت۔ اعتدال و توازن کو نقص و تقصیر گردانتے تھے ان کی فطرت و جبلت میں کجی تھی۔ اور وہ عقل صحیح و ذوق سلیم مزاج معتدل۔ ذہن متوازن۔ فطرت صالح۔ عقل و دانش۔ فکر و تدبر۔ دور اندیشی۔ اور زود فہمی کی تمام صلاحیتوں اور بلند اوصاف سے خالی اور عاری تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن سباء کے تبلیغی مراکز

جب عبداللہ بن سباء ان دعاۃ و مبلغین کی ایک پوری ٹیم اور جماعت کی تعلیم و تربیت سے فارغ ہوگیا اور اُنہیں ہر طرح قابلِ اعتماد اور لائقِ اطمینان پایا۔ اور اُسے کامل یقین ہوگیا کہ یہ لوگ مکر و غدع اور دھوکہ و فریب کو بہت اچھے طریق سے انجام دے سکتے ہیں۔ خط وکتابت اور مراسلت کے جال کو کامل ہوشیاری اور مضبوطی سے بچھا سکتے ہیں۔ خانہ ساز جھوٹوں اور خود تصنیف کردہ اکاذیب کو پوری ہوشمندی سے پھیلا سکتے ہیں اور لوگوں کو ان کی تمناؤں۔ خواہشات اور مرضی و منشاء کے مطابق خطاب کرسکتے ہیں۔ تو پھر اس نے ان دعاۃ و مبلغین اور کارکنوں کی جماعتوں کو مختلف بلاد وامصار اور متعدد علاقوں میں پھیلا یا۔ پہلے انہیں زیر زمین پس پردہ کام کرنے کی تاکید کی اور بعد ازاں حالات سازگار ہونے کے بعد کھُل کر کام کرنے کی اجازت دی اور اس سلسلہ میں ان کے سب سے بڑے مرکز فسطاط (مصر) کوفہ۔ بصرہ (عراق) کو ٹھہرایا۔

عبداللہ بن سباء کی توجہ کے مرکز

عبداللہ بن سباء بڑا زیرک دور اندیش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بہت زیادہ مصلحت بین تھا۔ چنانچہ اس نے حالات وماحول کے گردوپیش اور نشیب و فراز کو بغور دیکھنے کے بعد فیصلہ کیا۔ کہ اپنی دعوت وتحریک کی تبلیغ و اشاعت اور اپنے اثرات کے پھیلاؤ کے لئے قبائل کے لیڈروں اور ان کے بیٹوں کو منتخب کیا جائے۔ کیونکہ ان کے نوجوان خون میں جلدی سے حرکت پیدا ہوسکتی ہے ان کے غیر پختہ ذہنوں اور ناتجربہ کاری سے پورا فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ کیونکہ ان کی جذباتیت وغیر سنجیدگی کو جلد مشتعل کرنا بھی آسان ہے۔ چنانچہ اس نے قبائل کے زعماء اور سرداروں کے لڑکوں کو اپنی دعوت پیش کی۔ اور بلاد و امصار کے اُن اعیان و اکابر تک اپنی دعوت کو پہنچایا۔ جن کے باپ فتح وجہاد میں ہمیشہ شریک رہے تھے۔ اور انہیں اپنی برتری۔ تفوق کا قائل کر کے اپنا ہمنواء بنالیا۔

فسطاط میں ہنگامہ پرور لوگ

جب اس کی دعوت و تحریک کو بعض نیک بیوقوفوں۔ اہل غلو وافراط اور ارباب تکلف فی العبادت نے قبول کرلیا۔ اور اس کی ہر آواز پر لبیک کہی۔ تو اس نے مختلف شہروں میں باقاعدہ خفیہ جماعتوں کی تنظیم کی طرح ڈالی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان پر اُمراء مقرر کیئے اور انہیں پس پردہ پھر آہستہ آہستہ کھل کر کام کرنے کی تلقین کی۔ اور ان کی قیادت ونگرانی کے فرائض خود انجام دیئے۔ اور نہایت ہوشمندی و دور اندیشی سے اس سلسلہ کار کو چلایا۔ چنانچہ فسطاط میں جو لوگ اس کے کارکن۔ اور اس کے مذموم مقاصد کے داعی اور حامل تھے۔ ان میں سے الغافقی بن حرب السکلی۔ عبدالرحمٰن بن عدیس البلوی التجیبی شاعر کنانۃ بن بشر بن عتاب التجیبی۔ سودان بن حمران السکوتی۔ عبداللہ بن زید بن ورقاء الخزاعی۔ عمرو بن الحمق الخزاعی۔ عروہ بن البناع اللیثی اور قتیرہ السکونی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ جو اس سلسلہ میں ہر قسم کی ایثار و قربانی پیش کر رہے تھے۔

کوفہ میں فتنہ پرور افراد

کوفہ میں اس فتنہ و فساد کے مرکز اور اس کے خاص معتمد علیہ کارکنوں میں عمرو بن الاصم۔ زید بن صوحان العبدی۔ الاشتر مالک بن الحارث النخعی۔ زیاد بن النضر الحارثی۔ اور عبداللہ بن الاصم شامل تھے۔ جو عبداللہ بن سبا کے اشارہ و ایماء پر ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار تھے۔

بصرہ میں فساد انگیز اشخاص

بصرہ میں جن لوگوں نے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فساد و انتشار کو پھیلایا۔ اور اسلام کے خلاف فتنوں کا دروازہ کھول دیا۔ اور عوام میں اضطراب دبے چینی کا باعث بنے۔ اُن میں سے حرقوص بن زہیر السعدی۔ حکیم بن جبلہ العبدی۔ لبشر بن شریح۔ الحطم بن صبیحہ القیسی۔ ابن المحرش بن عبد عمرو اشجعی اور ذریح بن عباد العبدی۔ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ لیکن مدینہ منورہ میں پوری کوشش کے باوجود تین اشخاص کے سواء ان سے کوئی متاثر نہ ہوسکا۔ وہ افراد ہیں۔ محمد بن ابی بکر۔ محمد بن ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم۔

عبداللہ بن سباء کا مکروفریب

عبداللہ بن سباء بہت بڑا مکار اور فریبی تھا۔ موقعہ شناس اور ابن الوقت تھا۔ جیسا دیس ویسا بھیس کا قائل تھا۔ جیسا ماحول دیکھتا ویسی باتیں کرنا شروع کردیتا۔ تاکہ لوگوں کے یہاں اُسے اثر و نفوذ حاصل رہے۔ اس کے مکروفن اور دھوکہ و فریب کی انتہا یہ ہے۔ کہ اس نے فسطاط میں علیؓ کی خلافت کی دعوت پیش کی۔ حالانکہ علیؓ کو اس کی خبر تک نہ تھی۔ کوفہ کی جماعت میں طلحہؓ کے استحقاق کو پیش کیا۔ اور لوگوں میں طلحہؓ کی خلافت کا راستہ ہموار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا شروع کیا۔ اور بصرہ میں زبیر کو اپنی ہمدردیوں اور عقیدتوں کا مرکز بنایا۔ اور لوگوں کو ان کی خلافت و امارت کی دعوت پیش کی

ہم ان دھوکہ بازوں اور اس شیطان (عبداللہ بن سباء) کی دعوت و تبلیغ کا تحلیل و تجزیہ، کسی دوسری صحبت پر اُٹھا رکھتے ہیں۔ کیونکہ اس کی طوالت اس مضمون میں اس کے تحلیل و تجزیہ کی متحمل نہیں ہوسکتی۔

علیؓ۔ طلحہؓ۔ اور زبیرؓ نے اپنی اپنی جگہ پر ان بدطینتوں کی جو مذمت کی ہے اُسے نقل کرنا بھی ہمارے خیال میں نامناسب ہے۔ "ذی خشب"، "الاعوض" اور "ذی المروۃ" مقامات پر ان بلوائیوں اور فسادیوں نے باہمی مذکورہ بالا تینوں بزرگوں کے خلاف جو ہرزہ سرائی کی ہے۔ شرافت و انسانیت اس کے نقل کرنے سے مانع ہیں۔

عبداللہ بن سباء کا کامیاب فریب اور اس کی حقیقت

آپ جب کبھی عبداللہ بن سباء کی سیرت و کردار کا سرسری مطالعہ کریں گے تو معلوم ہو جائے گا کہ یہ کس قدر حیرت انگیز اور فتنہ پرور شخصیت ہے۔ اور اس نے کمال ہوشیاری و ہوشمندی سے فسطاط کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جماعت کو علیؓ کی زبان سے انقلابی پیغامات بھیجے اور علیؓ کے نام سے اُن کے ساتھ مراسلت کی۔ اور کس عیّاری سے اُنہیں مدینہ منوّرہ میں انقلاب پیدا کرنے کی دعوت دی۔ اور جب یہ بلوائی۔ فسادی۔ اور انتشار انگیز پارٹی مدینہ منوّرہ میں علیؓ کی بے رُخی و استغناء سے دوچار ہوئے۔ تو علیؓ کے سامنے ہوکر گویا ہوئے کہ تم وہی ہو جواب تک خطوط لکھتے رہے ہو۔ اور مدینہ منوّرہ میں انقلاب کی دعوت دیتے رہے ہو اب سرد مہری اور ہم سے بے رُخی کا ثبوت دے رہے ہو۔

حضرت علیؓ نے جب ان کی گفتگو سُنی تو حیران و ششدر رہ گئے اور صاف صاف انکار کردیا۔ کہ تمہاری اس سازش مکر و فریب اور فتنہ سامانی سے مجھے کوئی علاقہ نہیں ہے۔ میں نے کسی کو کوئی پیغام نہیں بھیجا۔ اور نہ ہی خط وغیرہ لکھا ہے۔ اس ایک واقعہ سے آپ اندازہ کرلیں کہ ان تمام فریبوں اور سازشوں کی حقیقت کیا تھی۔ اور اس نے کس طرح سادہ لوح عوام کو گمراہ کیا۔

کاش علیؓ اور یہ لوگ بیدار ہوجاتے

اصل معاملہ یہ ہے کہ اس انکشافِ حقیقت کے بعد علی رضی اللہ عنہٗ اور ان بلوائیوں کی آنکھیں کھل جانا چاہیئے تھیں۔ اور انہیں پوری طرح بیدار و آگاہ ہوجانا چاہیئے تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ یہ امر بالکل واضح ہو گیا تھا کہ ایک شیطان عبداللہ بن سباء کی صورت میں ان کے لئے فساد و انتشار کا جال بچھا رہا ہے۔ اور اپنے رذیل مقاصد بروئے کار لانے اور اسلام سے یہودیت کا انتقام لینے کی غرض سے ان میں ہمیشہ کے لئے شر و فساد کو جنم دے رہا ہے۔ اور مسلمانوں کی اجتماعی طاقت و قوت اور وحدتِ ملی کو پارہ پارہ کر دینا چاہتا ہے۔ لیکن صد افسوس کہ علیؓ اور دیگر ہنگامہ پسند لوگ ان کی ریشہ دوانیوں سے باخبر نہیں ہوئے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ان کی بیداری و ہوشمندی کے لئے یہی ایک واقعہ کافی تھا۔ کہ اس نے حضرت عثمانؓ اور حضرت مروانؓ بن حکم رضی اللہ عنہما کی طرف سے جعل سازی سے ایک خط عاملِ مصر کے نام محمدؓ بن ابوبکرؓ اور ان کے رفقاء کے خلاف لکھ کر بھیجا۔ دیگر قرائن و شواہد سے قطع نظر اس کی سازش کے ثبوت کے لئے یہی بس کرتا ہے۔ کہ وہ سانڈنی سوار جان بوجھ کر انہیں اپنے آپ کو دکھاتا۔ اور پھر ان کے سامنے اس طرح ظاہر کرتا کہ وہ ان سے کوئی چیز چھپانا چاہتا ہے۔ تاکہ اس کے بارہ میں ان کا شک و ریب اور بدگمانی یقین میں تبدیل ہو جائے۔

اور اگر مسلمان یہ جان لیتے کہ اس فتنہ و فساد اور انتشار و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہنگامہ کے پس پردہ اس ذلیلُ النّفس یہودی کا شریر ہاتھ کام کررہا ہے۔ تو یقیناً مسلمان آج تک تاریخی طور پر اس فتنۂ عمیاء (ہولناک فتنہ) اور انتشار و فساد سے بالکل صحیح سالم نکلتے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ اس واقعہ کو پونے چودہ صدیاں گذر چکی ہیں اور اگرچہ اس موضوع کے لئے قرائن و شواہد اور براھین و دلائل اتنے واضح نہیں ہیں۔ تاہم اگر کوئی مُسلِم نوجوان اس موضوع پر علمی۔ تحقیقی اور تاریخی کام کرنا چاہے۔ تو دریں حالات اسے اپنی تاریخ میں کافی علمی سرمایہ مل جائے گا۔ اور موجودہ حالات میں اس کی اشدّ ضرورت بھی ہے۔ کہ اس معاملہ کی پوری دیانت داری سے علمی تہذیب و تحقیق کی جائے۔ اور ہر امر کو اپنی اپنی جگہ دکھایا جائے۔ تاکہ حقیقت صاف ہوکر عوام کے سامنے آجائے۔

مسلمانوں میں سب سے پہلا فتنہ

اسلام میں سب سے پہلے جو فتنہ واقع ہوا وہ خلیفۂ مظلوم دامادِ پیغمبرؐ۔ امام عادل۔ کریم النّفس۔ شہید فی سبیل اللہ۔ اور ذوالنورین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی بے دردانہ اور نہایت مظلُومانہ شہادت کا واقعہ ہے۔ یہ تو آپ معلوم کرچکے ہیں کہ قتلِ عثمانؓ کے مجرم دو قسم کے لوگ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(خَادِعُوْنَ وَمُخْدَعُوْنَ) دھوکہ باز اور دھوکہ میں آنے والے یعنی کچھ وہ لوگ تھے جو عوام کو دھوکہ و فریب میں مبتلا کر رہے تھے۔ اور کچھ وہ تھے جو اپنی سادہ لوحی کی وجہ سے دھوکہ میں آچکے تھے۔ حضرت عثمان رضؓ کی شہادت کا یہ عظیم حادثہ ذوالحج کے مہینہ میں رونما ہوا۔ جبکہ اس سال حاجیوں کے ساتھ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیت اللہ شریف (مکہ المعظمہ) تشریف لے جا چکی تھیں۔ جب اُنہیں مدینۃ الرسول میں واقع ہونے والے حادثہ فاجعہ اور ملی المیّہ کا پتہ چلا کہ باغیوں نے بغاوت کر کے اپنے نبیؐ کے داماد کو نہایت بے دردی سے شہید کر دیا ہے۔ تو نہایت غمگین ہوئیں۔ اور اُنہیں یہ بھی پتہ چلا کہ بلوائیوں کے عزائم کے علی الرغم حضرت عثمانؓ اس فتنے کے دائرے کو تنگ کرنا چاہتے تھے۔ اور یہ کہ اُنہوں نے بلوائیوں اور فسادیوں کے مطالبات کو سُن کر بڑی حد تک اُنہیں تسلیم بھی کر لیا۔ اور اُن پر اتمام حجّت اور اقامت حجّت کے بعد صحابہ کرامؓ کو اپنے دفاع و حفاظت سے منع فرما دیا کہ مبادا میری خاطر مسلمانوں میں تلوار چل نکلے اور کسی کا ناحق خون بہہ جائے۔ نیز یہ کہ حق و صداقت ان کے ساتھ تھا۔ اور وہ باطل پر تھے۔ اور حضرت عثمانؓ اپنے وقت میں اپنے شخصی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کردار۔ عدل وانصاف۔ شرافتِ نفس۔ ارکان و قواعدِ اسلام کو عملی جامہ پہنانے اور سُنّتِ رسولؐ پر عمل پیرا ہونے کے لحاظ سے تمام انسانیت سے اعلیٰ و ارفع تھے۔ اور آپ اپنے زمانۂ خلافت میں بہت زیادہ اکرم و اصلح اور بہت زیادہ عدل و انصاف کرنے والے تھے۔ حق کا قیام خیر و معروف کی اشاعت اور برائیوں کا انسداد آپ کا خاص پروگرام تھا۔

اُم المومنین حضرت عائشہؓ کے ہاں کبار صحابہؓ کا اجتماع

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ہاں کبار صحابہ رضی اللہ عنہم کا ایک اجتماع بلایا۔ اور شہادت عثمانؓ کے اس دردناک دینی و ملی تاریخی اور قومی المیّہ کے بارہ میں ان کی رائے دریافت کی۔ اجتماع میں شرکت کرنے والوں کی اکثریت ایسے لوگوں پر مشتمل تھی جو ولایت و امارت سے قبول کرنے سے بھاگتے تھے۔ شہواتِ نفس سے بہت اونچے تھے۔ اور ان کے متعلق ذاتی مفاد کے شائبہ کا گمان کرنا بھی نہایت دشوار ہے۔ بالآخر ان تمام اکابر نے پورے غور و فکر اور سوچ بچار کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ وہ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ عراق کی طرف چلیں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متفق و متحد ہو کر علیؓ سے مطالبہ کریں کہ وہ ان سبائیوں اور دمِ عثمانؓ میں شریک ہونے والوں سے قصاص لیں۔ کیونکہ اسلام کے نزدیک ان پر حدِ شرعی کا تقاضا لازمی ہے۔ حضرت عائشہؓ اور ان کے رفقاء کے دل میں کسی جاہ و منصب۔ اقتدار دنیا و دنیا امارت و خلافت اور ذاتی انتقام کا وہم و گمان بھی نہ تھا۔ ان کے مقدمۃ الجیش طلحہؓ و زبیرؓ تھے۔ جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں جنت کی بشارت دے رکھی تھی۔ ان کے سفرِ عراق کا مقصد علیؓ سے جنگ کرنا نہیں تھا۔ اور نہ وہ علیؓ کو دعوتِ مبارزت دے کر میدان کارزار گرم کرنا چاہتے تھے۔ اور بالکل اسی طرح حضرت علیؓ کے دل کے کسی گوشہ میں یہ وہم و گمان نہ تھا۔ کہ وہ ان کے دشمن ہیں۔ اور ان سے جنگ کرنا چاہتے ہیں۔ جنگِ جمل کا یہ افسوسناک واقعہ اور مسلمانوں کا باہمی دست و گریبان ہونا سب ان کی سازشوں اور خبثِ باطن کا ہی نتیجہ تھا۔

جمل میں صحابہؓ کی باہمی جنگ کے اصل محرک

جب ہم تاریخی و تحقیقی طور پر ان تمام واقعات کے پس منظر پر غور کریں گے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مستند تاریخ کی روشنی میں ان کا مطالعہ کریں گے تو صاف واضح ہو جائے گا کہ ان تمام حادثات اور دلخراش واقعات کے اصل بانی اور محرک وہی غالی افراد ہیں جو عبادت و ریاضت میں ظاہر داری و تکلف کے پابند تھے۔ اور عبداللہ بن سباء کی دعوت قبول کرنے کے سلسلہ میں دھوکہ میں آگئے تھے۔ یہی سبائی پارٹی قتل عثمانؓ میں باہمی شریک و سہیم تھی۔ اور بعد میں یہی لوگ زیر دستی علیؓ کی جماعت میں گھس گئے۔ اور ان وہ لوگ بھی تھے جنہوں نے براہ راست عبداللہ بن سباء سے اُس کی دعوت وتحریک کو قبول کیا تھا۔ اور اس کی اوصیاء الانبیاء۔ خاتم الانبیاء۔ دیگر وسیسہ کاریوں اور ریشہ دوانیوں کی تعلیم وتربیت حاصل نے کے سلسلہ میں اس یہودی شیطان کے آگے زانوئے تلمذ طے کئے تھے ظاہر ہے کہ یہ سب اضطراب وانتشار اسی تعلیم وتربیت کا قدرتی نتیجہ تھا۔

اُمّ المومنین حضرت عائشہؓ کا مطالبہ اور علیؓ کا موقف

حضرت عائشہ صدیقہؓ کا حضرت علیؓ سے ذاتی اختلاف ہرگز نہ تھا۔ بلکہ حضرت عائشہؓ صدیقہ اور ان کے لائق صد احترام ساتھی بعرہ حرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لئے آئے تھے کہ ان لوگوں پر حدود اللہ کو جاری کیا جائے جو قتلِ عثمانؓ میں شریک تھے۔ اور اس سلسلہ میں مجرمین کے ساتھ نرمی سے معاملہ بالکل نہ کیا جائے۔ یہ بھی واضح رہے۔ اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ علیؓ حضرت عثمانؓ کے قاتلین سے قصاص لینے کے مخالف تھے۔ اور مجرموں کو معاف کر دینا چاہتے تھے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ حضرت علیؓ ان کی دینداری۔ قرابتِ رسول۔ اخلاص و تقویٰ۔ اور اُن کی سیرت و اخلاق کے پیشِ نظر ان کا قصاص لینے میں کسی سے پیچھے رہنا گوارہ کرتے تھے۔ بلکہ اصل قصہ یہ ہے۔ کہ حضرت علیؓ یہ چاہتے تھے اور منتظر تھے کہ عثمانؓ کے اولیاء اور ورثاء قصاص کا کیس باقاعدہ ان کے پاس لے کر آئیں۔ اور دمِ عثمانؓ کا دعویٰ کریں۔ تاکہ باضابطہ عدالتی اور قانونی کارروائی کی جا سکے۔ ایسی صورت حال میں اب علیؓ کو اس معاملہ میں مطعون کرنا اور موردِ الزام ٹھہرانا سراسر زیادتی ہوگی۔

قاتلینِ عثمان کی عیاری اور خوفناک سازش

اس سے قبل کہ حضرت عائشہؓ اور حضرت علیؓ کے دونوں فریق قصاص اور حدود اللہ کے نفاذ میں متفق ہوں اور اس کے صحیح تقاضوں کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پورا کریں۔ قاتلینِ عثمانؓ سمجھ چکے تھے۔ کہ یہ مصیبت کا چکر ان پر چلنے والا ہے۔ اور وہ یہ بھی یقین رکھتے تھے کہ حق کے بہبود و قیام کے سلسلہ میں وہ علیؓ کی گرفت و مواخذہ سے ہرگز ہرگز بچ نہیں سکتے۔ چنانچہ اس انجامِ بد سے بچ رہنے کی غرض سے ان شورش پسند سبائیوں نے جنگِ جمل کا خوفناک منظر قائم کر دیا۔ اور دو بھائیوں کو آپس میں نہ صرف گھتم گھتا کیا۔ بلکہ ایسے حالات پیدا کر دیئے۔ کہ ایک بھائی نے دوسرے بھائی کا گلا کاٹنا شروع کیا اور وہ قوت و طاقت جو اسلام کی حمایت۔ اور کفر کے خلاف صرف ہونا تھی۔ وہ باہمی لڑائیوں اور جنگوں میں ضائع ہو کر رہ گئی۔

فتح الباری میں حافظ ابنِ حجرؒ کی روایت

بخاری شریف کے مشہور شارح۔ فنِ اسماءِ رجال کے عظیم ماہر اور شہرۂ آفاق مصنف حضرت حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری جز ۱۳ صفحہ ۴۱۔ ۴۲ اور ۴۴ پر عمر بن شبہ کی کتاب "اخبار البصرہ" اور دیگر قدیم وثائق پر اعتماد و بھروسہ کرتے ہوئے ابن بطال کے واسطہ سے المحطب کا قول نقل کیا ہے۔ کہ کوئی یہ نہیں کہہ سکتا۔ اور نہ ہی کہیں نقل دکھا سکتا ہے کہ حضرت عائشہؓ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ان کے معزز رفقاء کا حضرت علیؓ سے خلافت کا تنازع تھا۔ اور نہ ہی وہ کسی کے پاس یہ جھگڑا اور مطالبہ لے کر گئے کہ علیؓ خلافت ان کے سپرد کردے۔ کیونکہ یہ جاہ و منصب اور امارت و خلافت حاصل کرنے کا تنازع ہرگز نہیں تھا۔

انہوں نے علیؓ کی بیعت سے انکار صرف اس لئے کیا تھا کہ ان کے خیال میں علیؓ قاتلینِ عثمانؓ کو قتل و قصاص سے بچانا چاہتے تھے۔ اسی لئے ان سے قصاص نہیں لے رہے بلکہ لیت و لعل سے کام لے رہے ہیں۔ اور حضرت علیؓ اس بات کے منتظر تھے کہ اولیاء و ورثائے عثمانؓ قتل و قصاص کا مقدمہ ان کے پاس لے کر جائیں اور جب کسی کے متعلق ثابت ہو جائے کہ یہ بھی قاتلینِ عثمانؓ میں شامل تھا۔ تو اس سے قصاص لیا جائے اور حدود اللہ کو جاری کیا جائے۔ قصاص کی نوعیت میں اختلاف تھا۔ اس کی ذات اور تشخص میں اختلاف نہیں تھا۔ قاتلینِ عثمانؓ کو اندیشہ و خوف لاحق ہوا کہ اگر ان کی صلح ہو گئی تو ہماری تباہی و قتل لازمی ہے۔ چنانچہ ان بدکرداروں نے ان کے مابین (لڑائی جنگ جمل) جنگ قائم کر دی۔ یعنی حضرت عائشہؓ اور حضرت علیؓ کی جماعتوں کو آپس میں لڑا دیا۔ پھر جو کچھ ہوا سو ہوا اس کی تلافی نہایت دشوار ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاتلینِ عثمانؓ کی اپنے مقاصد میں کامیابی

قاتلینِ عثمانؓ
جنگِ جمل

کے بعد فتنہ و فساد کی عام تشہیر اور اشاعت میں کامیاب ہوگئے اور اسی واقعۂ ہائلہ پر ان کی نجات وکامیابی اور دونوں مسلمان جماعتوں کا قتلِ عام اور سفکِ دم مرتب ہوا۔ اور وہ یہی چاہتے تھے۔ آپ کو قتلِ عثمانؓ کے فتنہ میں ایسے نام ضرور ملیں گے جنہیں تاریخ نے ضبط کیا ہے۔ کہ یہ لوگ واقعۂ جمل صفین اور حادثۂ تحکیم میں اپنے مستقبل کے متعلق نہایت متردّد پھرتے رہے۔ انہیں ایک پل بھی چین و سکون میسّر نہیں ہوسکا۔ اس آخری حادثہ یعنی مسئلۂ تحکیم میں غلو فی الدین کا دائرہ بہت وسیع ہوگیا۔ اور اس کی وباء عام لوگوں میں پھیل گئی۔ اور لوگوں نے اپنے فکر و نظر کے مختلف کتب بنا لئے اور معاملہ فساد و انتشار کی بالکل انتہا کو پہنچ گیا۔ یہاں تک کہ متشدّدین کا ایک گروہ اپنے متشدّد فی الورع والتقویٰ والدین کی وجہ سے حضرت علیؓ سے الگ تھلگ ہوگیا۔ اور حضرت علیؓ پر کفر و ضلالت کے تیروں کی بوچھاڑ شروع کردی۔ بعد میں یہی گروہ خوارج کے نام سے مشہور ہوا۔ غالیوں اور مبالغہ پسند طبیعتوں کا ایک گروہ حضرت علیؓ سے بالکل چمٹ گیا اور حضرت علیؓ کے متعلق نہایت گمراہ کن عقائد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھیلانے شروع کیئے۔ اسی گروہ نے حضرت علیؓ کی وفات کے بعد شیعہ کے نام سے شہرت پائی۔ حضرت علیؓ کی تمام زندگی میں صرف اس وقت یعنی ۳۷ھ میں ایک ہی بار یہ گروہ شیعانِ علیؓ کے نام سے مشہور رہا۔

ایک اتفاق

اگر تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس وقت تک یہ دونوں انتہاپسند اور غالی گروہ خوارج و شیعہ اپنے غلو و زیادتی اور مبالغہ آرائی کے باوصف حسنِ اتفاق سے شیخین حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی عزت و احترام میں یکساں اور برابر تھے۔ یعنی ان ہر دو کی مدح وستائش اور عزت و احترام کو ملحوظ رکھتے تھے۔ ان کے بارہ میں کسی قسم کی بالکل معمولی گستاخی۔ سوءِ ادبی۔ اور لغزش و فروگذاشت کو بھی جائز نہیں سمجھتے تھے۔ کیونکہ یہ دونوں گروہ حضرت علیؓ کے پیروکار تھے۔ اور امیرالمومنین حضرت علیؓ بذاتِ خود کوفہ کے منبر پر ہمیشہ شیخین حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی مدح و ستائش اور فضائل و مناقب کا ذکر کرتے رہے۔

حضرات شیخین کے متعلق خوارج اور قدیم شیعہ کا نقطہ نگاہ

خوارج اور اباضیہ ابتداء سے لے کر ہمیشہ اپنے اسی موقف پر قائم رہے۔ یعنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ ان کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تمام اُمت میں افضل۔ اعلیٰ۔ اتقیٰ اور اصلح کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور حضرت علیؓ سے علیحدگی و جدائی کے بعد بھی ان کے خیالات میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ یہ لوگ ہمیشہ شیخین کو عزت و احترام کی نظر سے دیکھتے رہے ہے۔ بلکہ شیخین کی عزت و احترام خوارج کے نزدیک جزوِ ایمان کی حیثیت رکھتا ہے۔ لیکن شیعہ نے خوارج کے حروراء اور نہروان کی طرف خروج کر جانے کے بعد حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا ہم اس کے دوست نہ بنیں جن کے آپ دوست ہیں اور ان سے دشمنی نہ کریں جن کے آپ دشمن ہیں

حضرت علیؓ نے اُن سے سنّتِ رسول اللہ کی شرط لگائی۔ یعنی اُس سے دوستانہ تعلقات کو اُستوار کریں جو سنّتِ رسول اللہ پر ہم سے دوستی رکھنا چاہے۔ اور اس سے دشمنی کریں۔ جو سنّتِ رسول اللہ کی وجہ سے ہم سے دشمنی کی راہ اختیار کریں اسی دوران میں ربیعہ بن ابی شداد الخثعمی آیا (یہ جنگ جمل و صفین کے موقعہ پر خشعیوں کے پرچم کا علمدار تھا) حضرت علی نے اس سے کہا (بَایِعْ عَلٰی کِتَابِ اللّٰہِ وَسُنَّۃِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَبِیْعَۃُ وَعَلٰی سُنَّۃِ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ عَلِیٌّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَوْ اَنَّ آبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ عَمِلَا بِغَيْرِ كِتَابِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُوْنَا عَلٰى شَيْءٍ مِنَ الْحَقِّ اِلٰى اَنْ قَالَ سُنَّةُ اَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ اِنَّمَا كَانَتْ مَحْمُوْدَةً وَمَرْغُوْبًا فِيْهَا لِاَنَّهُمَا قَائِمَةٌ عَلَى الْعَمَلِ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ فَبَيْنَتُكُمُ الْآنَ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ تَدْخُلُ فِيْهَا سُنَّةُ اَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ) کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر میری بیعت کیجئے۔ ربیعہ نے کہا اس میں سنت ابوبکر اور عمر کو بھی شامل کر لیجئے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا۔ اگر ابوبکرؓ و عمرؓ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر عمل پیرا نہیں رہے۔ تو وہ حق پر ہی نہیں ہیں۔ یعنی سنت ابوبکرؓ اور سنت عمرؓ اس لئے محمود و مرغوب ہے کہ یہ دونوں بزرگ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کو عملی جامہ پہنانے پر قائم رہے تھے۔ پس اب تمہاری بیعت کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر ہے۔ سنت ابوبکرؓ اور سنت عمرؓ اس میں آپ سے آپ داخل ہو گئی یعنی ان دونوں بزرگوں نے زندگی میں اپنا کوئی قدم کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے باہر نہیں رکھا تھا۔

اسی طرح امیر المومنین علیؓ اپنی زندگی بھر اپنے دونوں بھائیوں۔ دونوں دوستوں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے دونوں خلفاء ابوبکر صدیقؓ و عمر فاروقؓ سے راضی اور خوش رہے۔ اور کبھی اپنے منہ سے ان کی عزت و وقار اور احترام و تقدس کے منافی لفظ نہیں نکالا۔ اور اسی طرح شیخین کے بارہ میں پہلے شیعانِ علیؓ اور وہ لوگ جنہوں نے خروج و تمرّد کی راہ اختیار کی اور وہ لوگ جنہوں نے تحکیم کے بعد اپنی بیعت کی تجدید کی بڑے اچھے خیالات و اعتقادات رکھتے تھے اور ان سے بہت زیادہ حسنِ عقیدت رکھتے تھے۔

ان اغراض پرستوں کی تلبیسانہ کوششیں

ان سبائیوں اور اغراض پرستوں کی طبیعتِ ثانیہ بن چکی تھی کہ وہ واقعات میں تحریف کرتے ان میں اپنی اغراض کو داخل کر دیتے۔ اور اپنی حسب خواہش اُن کی توجیہہ و تاویل کرتے تھے۔ ان کی تحریف و تغیّر اور کذب بیانی کا انداز یہ ہوتا تھا کہ یہ کسی واقعاتی حادثہ کا ذکر کرتے۔ اور اس میں وہی چیزیں بیان کرتے جن سے لوگ متعارف ہوتے۔ پھر اس میں کذب و افتراء کو داخل کر دیتے۔ اور لوگوں کو یہ وہم دلاتے کہ یہی اصل واقعہ اور اس کے تمام عناصر و ارکان کا ماحصل ہے۔ بعد میں آنے والے لوگ اس اصل اور قدیم واقعہ کو منحصر پاتے۔ اور جھٹ یہ فیصلہ دے دیتے کہ یہ ناقص اور نامکمل ہے اور یہ کہتے کہ واقعہ کو یاد کرنے والا یا

www.KitaboSunnat.com

کرنے والے سے بہر کیف معتبر ہے۔ یعنی زائد اور ملحق ہو بھی درست ہے۔ لہٰذا وہ ساری ملاوٹ اور کذب وافتراء کو بھی تسلیم کرتے اور اسے لوگوں کے سامنے بیان کرتے۔ یہاں تک کہ یہ خانہ ساز روایت (جو درحقیقت اصل روایت کے پیٹ سے ناجائز بچہ برآمد ہوا ہے) لوگوں میں متداول اور مشہور ہوجاتی۔ اور بسا اوقات ان کا انداز تحریفِ واقعات یوں ہوتا کہ اسلامی تاریخ کے کسی بطلِ حریت۔ فاتحینِ اسلام میں سے کسی فاتح۔ کسی داعیِ حق اور ملّتِ اسلامی میں سے کسی رجلِ عظیم (جنہیں اللہ تعالٰے نے بنوعِ وانفرادیت کی خصوصیات موہوب فرمائے ہیں) کا قصد کرتے اور ان کی طرف نسبت کرکے اپنی اغراض کو بروئے کار لاتے حالانکہ مذکورہ بالا اعاظم رجال کی تمام تر کوششیں حق و خیر کے راستہ میں صرف ہوئی تھیں۔ اور اسی سبائی پارٹی کے ارکان لوگوں کو بتاتے اور انہیں وہم دلاتے کہ یہ رجلِ عظیم خیر و معروف اور حق و صواب کے میدان کا شاہسوار تھا۔ اور اسے اللہ تعالٰی نے جو مقام عطا فرمایا تھا بلاشبہ اس نے ایک عرصہ تک اپنی صلاحیتوں کو اسلام کی نشر و اشاعت اور وطنِ اسلامی کی توسیع کرنے میں استعمال کیا تھا۔ لیکن (ان کے زعم کے مطابق) کچھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرصہ بعد وہ زمانہ کی تبدیلیوں کے ساتھ ساتھ اپنے اس موقف سے منحرف ہوگیا تھا۔ اور اس کی تمام تر صلاحیتیں صرف باطل اور شر کے سامنے مطیع و منقاد ہوکر رہ گئی تھیں۔ جب محققین اس امر کی تفتیش و تمحیص اور تحقیق و جستجو کرتے اور اس اتہام و افتراء کے اصل مصادر و منابع کو تلاش کرتے۔ اور اس بطلِ حریت اور مجاہدِ اعظم کی سیرت و کردار کو ڈھونڈتے۔ تو کذب و افتراء اور اتہام و الحاق کی بضاعتِ قلیلہ کے ماسواء انہیں کوئی چیز ہاتھ نہ لگتی۔ اور یہ بدبخت اپنے منہ سے بکتے چلے جایا کرتے تھے۔ اس کے صدق و کذب اور غلط و صحیح سے متعلق یہ کوئی بحث نہیں کرتے تھے۔

حضرت ابو عبداللہ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ

ابو عبداللہ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بن وائل السہمی آپ میدانِ اجنادین کے بطلِ مجرّب۔ فاتح فلسطین، فاتح مصر ہیں۔ آپ پہلی وہ شخصیت ہیں جنہوں نے مصر کا نظامِ طبقات درست کیا۔ آپ پہلے وہ شخص ہیں جو مصریوں کے عربیت اختیار کرنے اور اسلام قبول کرنے کا باعث بنے۔ اور اس اعتبار سے مصری مسلمانوں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیکیوں میں اپنے زمانہ سے لے کر اب تک شامل اور شریک ہیں کیونکہ آپ ان کے مشرف باسلام ہونے کا باعث تھے اور آپ نے پوری سعی و کوشش سے اس فریضہ کو انجام دیا تھا۔ یہی وہ رجلِ عظیم ہے جسے تاریخ رعب و دبدبہ، عظمت و شوکت، پختہ عقل، سرعتِ فہم اور دُور اندیشی کے بلند اور بہترین اوصاف سے جانتی و پہچانتی ہے۔ اس کی عقل کی پختگی اور دُور اندیشی ہی اس کے شرک سے بیزاری و انحراف، حق و صواب کو اختیار کرنے اور اسلام کو ترجیح دینے کا باعث بنی تھی۔ مقامِ افسوس ہے کہ آج سبائی پارٹی اُنہیں موردِ طعن، اور لائقِ مذمّت گردانتی ہے حالانکہ یہ اسلام میں اتنی بڑی شخصیّت اور عظیم خوبیوں سے متّصف ذاتِ گرامی ہے کہ آج اُن کی شخصیت پر مسلمان بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں۔ ان کی ذات سے متعلق بدگمانیاں اور شوشطلیاں یہود و مجوس کی سازشوں اور ریشہ دوانیوں کی وجہ سے ہیں۔ مجوسیوں اور اس امّت کے نیک بیوقوفوں نے خیانت، بددیانتی، دھوکا اور چالاکی سے ان کے متعلق غلط روایات کو اس انداز سے شہرت دی اور ایسی باتوں کو اُن کی طرف منسوب کیا کہ جس سے جہنم میں عبداللہ بن سبا کی آنکھوں کو ٹھنڈک حاصل ہو تو ہو مگر وہ ازواجِ صحابہ رضی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضرور تڑپائے گی۔

قاضی اِشبیلیہ کا ارشادِ گرامی

امام ابوبکر محمد بن عبداللہ بن العربی المعافری اشبیلیہ (اندلس) کے چیف جسٹس (قاضی القضاۃ) (جو اشبیلیہ میں ۴۶۸ھ میں پیدا ہوئے اور مغرب (مراکش) میں ۵۴۳ھ میں فوت ہوئے) اپنی کتاب "العواصم من القواصم" صفحہ ۱۷۷ پر عمروؓ بن عاص۔ اور ابوموسیٰؓ اشعری رضی اللہ عنہما کے مابین مسئلہ تحکیم کے بارہ میں جو بات لوگوں میں مشہور ہے۔ کا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ لوگوں کا یہ خیال العیاذ باللہ کہ حضرت ابوموسیٰؓ اشعری دانشمند نہیں تھے۔ اور عمروؓ بن عاص حیلہ باز اور چالاک تھے۔ یہ تمام تر صریح کذب ہے اور ان میں ایک حرف بھی صحیح نہیں ہے بلکہ یہ وہ چیز ہے جسے مبتدعین نے اختراع کیا۔ اور بعض مورخین نے ملوک وسلاطین کی خوشنودی کے لیئے خانہ ساز روایات اور من گھڑت خبریں وضع کیں۔ پھر ان غلط اخبار اور خانہ ساز روایات کی وراثت اہلِ بدعت اور اللہ تعالےٰ کی معافی کا اظہار کرنے والی طبیعتوں تک پہنچیں۔ ظاہر ہے کہ ان اہلِ بدعت اور اربابِ رفض ومجوسیت نے اس میں جو افسانے تراشے اور حکایات کا اضافہ کیا وہ آپ کے سامنے ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ائمہ ثقات کا اجتماع

آگے چل کر قاضی اشبیلیہ امام ابوبکر ابن العربی فرماتے ہیں کہ دین پر ثابت قدم رہنے والے آئمہ ثقات کا اس بات پر اجماع ہے اور جیسے آئمہ ثقات ہی بیان کرتے ہیں کہ عمروؓ بن عاص اور ابوموسیٰؓ اشعری رضی اللہ عنہما جب اس معاملہ میں غور و فکر کرنے کی غرض سے اپنی اپنی ایک معزز جماعت میں اکٹھے ہوئے۔ تو عمروؓ بن عاص اور ابو موسیٰؓ اشعری ان سے الگ ہوئے۔ دار قطنی نے حضین بن منذر سے اپنی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ جب عمروؓ بن عاص حضرت معاویہؓ سے اجتماع کے لئے علیحدہ ہوئے۔ تو حضین نے آکر حضرت معاویہؓ کے خیمہ کے قریب اپنا خیمہ نصب کر دیا۔ حضرت معاویہؓ کو جب اس کی خبر پہنچی تو اُسے پیغام بھیج کر اپنے پاس بلا بھیجا۔ اور کہا کہ مجھے عمروؓ بن عاص کے متعلق ایسے ایسے خبر پہنچی ہے۔ یعنی اس نے مسلمانوں کو قتل و ضرب اور خونریزی سے بچانے کی غرض سے ابو موسیٰؓ کے ساتھ دونوں امیروں (علیؓ و معاویہؓ) کو امارت سے الگ کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور یہ بھی طے کیا ہے کہ معاملہ مسلمانوں کے ہاتھ دے دیا جائے۔ جنہیں وہ مفید پائیں اس پر اتفاق کر لیں۔ جاؤ دیکھو کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس معاملہ کی حقیقت کیا ہے؟ یعنی عمروؓ بن عاص سے دریافت کرو کہ کیا واقعی ایسے فیصلہ کر لیا ہے؟ حضین کہتے ہیں کہ میں عمروؓ بن عاص کے پاس آیا۔ اور اُن سے کہا مجھے بتاؤ کہ تمہارے اور ابو موسیٰؓ اشعری کے درمیان کیا طے پایا ہے؟ اور تم نے کیا کارروائی انجام دی ہے؟ عمروؓ بن عاص نے کہا کہ لوگوں نے بہت سی بے سر و پا باتیں مشہور کر رکھی ہیں اور معاملہ کی حقیقت یہ نہیں ہے۔ میں نے ابو موسیٰؓ اشعری سے کہا اس تنازع میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا۔ کہ میرے خیال میں یہ معاملہ اُس جماعت کے سپرد کر دینا چاہئیے۔ جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رضامند فوت ہوئے تھے۔ میں نے کہا میرا اور معاویہؓ کا آپ کے نزدیک کیا مقام ہے؟ اس نے کہا اگر تم سے اس معاملہ میں مدد لی جائے تو درست ہے۔ اور یہ کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔ اور اگر تم سے بے نیازی و استغناء سے کام لیا جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں اور ایسا بھی ہو سکتا ہے پھر عمروؓ بن عاص نے کہا کہ یہی معاملہ ہے جسے لوگ یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ ہم نے مسلمانوں کے فائدہ کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں امیروں کو امارت و خلافت سے الگ کر دیا ہے۔
محققین کہتے ہیں کہ پھر میں معاویہؓ کے پاس آیا۔ اور
انہیں تمام قصہ کہہ سُنایا۔ کہ عمروؓ بن عاص اور ابو موسیٰؓ
اشعری نے اسے اس طرح حل کیا ہے کہ وہ اس جماعت
کی طرف رجوع کریں جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
راضی خوشی فوت ہوئے تھے۔ یعنی جو صحابہؓ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے نزدیک، ایک خاص مقام رکھتے تھے۔ تاکہ
یہ معاملہ نہایت خوش اسلوبی سے طے پا جائے۔ پھر قاضی
ابو بکر بن العربی اُندلسی دارقطنی کی معاویہؓ کے قاصد کے
بھیجنے کی بقیہ خبر کا ذکر کرتے ہیں۔ اور وہ قاصد ہیں ابو الاعور
الذکوانی۔ وہ عمروؓ بن عاص کے پاس آئے۔ اور انہیں معاویہؓ
کی طرف سے سخت سُست کہا۔ پھر عمروؓ بن عاص بذاتِ خود
معاویہؓ کے پاس آئے۔ اور معاویہؓ و عمروؓ بن عاص کے
مابین گفتگو اور ایک ڈانٹ و ڈپٹ کا سلسلہ شروع
ہوا۔ آخر کار عمروؓ بن عاص نے معاویہؓ سے کہا گھبرانے کی
چنداں ضرورت نہیں ہے کیونکہ بسا اوقات خراب اُونٹنی (جو
دودھ دُہنے نہ دیتی ہو) کا دودھ دوہ کر لکڑی کا بڑا برتن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہا جاتا ہے۔ یعنی وہ جو دودھ دوہتے وقت ایک مقام پر نہیں ٹھہرتی بسا اوقات دودھ دوہنے والا اس سے اس قدر دودھ دوہ لیتا ہے جس سے ایک بڑا برتن بھرا جاسکے۔ معاویہؓ نے اُسے کہا کہ بسا اوقات یہ بھی ہوجاتا ہے کہ وہ خراب اونٹنی دودھ دوہنے والے کا ناک اور برتن بھی توڑ دیتی ہے۔ دارقطنی کی یہ مشہور روایت ہے جو آئمہ معروف عدول۔ ثقات اور اصحابِ ثبات سے مروی ہے۔ جو نقل کی مسئولیت و ذمہ داری کو بھی سمجھتے تھے۔ اور یہ بات عمروؓ بن عاص اور ابوموسیٰؓ اشعری کے شاندار ماضی۔ ان کی اسلام میں قدامت۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ان کا مقام و مرتبہ۔ دونوں فریقوں اور جماعتوں کے ہاں ان کا اعتماد و مقام اور تجربہ کار سرداروں کی موجودگی میں ان کے انتخاب و اختیار کے زیادہ مناسب اور لائق ہے۔ لیکن حضرت ابو موسیٰؓ اشعری پر یہ اتہام والزام کہ العیاذ باللہ وہ ابلہ تھے بالکل بے حقیقت اور بے بنیاد افتراء ہے۔ اور صرف سبائی پارٹی کا جھوٹا پروپیگنڈا ہے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہٗ	قاضی اشبیلیہ امام ابوبکر محمد بن العربی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاندلسی آگے چل کر فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰؓ اشعری بڑے متقی صاحب زہد و ورع نہایت زبردست فقیہہ۔ عالم اور تقد آدمی تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن کی طرف نائب عامل بنا کر بھیجا تھا۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰؓ اشعری کو اپنی خاص مجلس کا رکن بنایا تھا۔ فہم و فراست۔ عقل و دانش اور تجربہ کے اعتبار سے اُن کا ایک خاص مقام ہے۔

لیکن اس کے ساتھ ساتھ بعض مورخین کا یہ خیال بھی ہے کہ آپ العیاذ باللہ ابلہ۔ ضعیف الرائے۔ اور سادہ لوحی کی وجہ سے مخدوع فی القول تھے۔ لیکن امام ابوبکر محمد بن العربی الاندلسی قاضی اشبیلیہ نے ان اکاذیب و اباطیل کی تردید کی ہے اور ان کی غلط اخبار و روایات کا تحلیل و تجزیہ کیا ہے۔ اور اس کی پوری تفصیل کو اپنی کتاب "سراج المریدین" میں نقل کیا ہے۔

خلاصۂ بحث اس تمام بحث کا خلاصہ اور ماحصل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام صحابہؓ کے صحائفِ اعمال ان کے قلوب و اذہان کی طرح بالکل صاف ستھرے۔ صحیح سالم اور پاک تھے۔ جب ہم تاریخ میں ان کو تلاش کرنا چاہیں تو اس کی اولیں شرط یہ ہے کہ ہماری طبیعت اور قلب و ذہن صاف ہو اور اصحابِ حق و خیر اور اربابِ عدل و انصاف کے متعلق ہمارا حسنِ ظن قائم ہو۔ اور عدل و انصاف کا دامن ہمارے ہاتھ میں ہو اور ہم عدل و انصاف۔ عقل و خرد سے کام لے کر یہ امتیاز کر سکیں کہ ان میں کذب و افتراء ہوا و ہوس کے پجاری کون تھے؟ اور دین و شریعت۔ صدق و امانت اور اخلاص و دیانت کے علمبردار کون؟ حقیقت یہ ہے کہ اگر ان پاک باز مجاہدین کے دلوں کی طرح ان کے کارناموں کے صحائف صاف ستھرے نہ ہوتے تو آج ہم اور ہمارے وطنی بھائی سب کافر و فاسق اور گمراہ ہوتے۔ یہ سب ان عظیم اسلاف کی قربانیوں کا نتیجہ ہے۔ والسلام۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔

محمد سلیم سیف فیروزپوری
(فاضل عربی)

المکتبۃ الرحمانیۃ
اہلحدیث ... بازار لاہور
42778

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مکتبہ سعیدیہ فیض آباد کی دیگر مطبوعات

		پیسے	روپے
(۱)	برق اسلام قیمت	75	1
(۲)	تعلیم الصلواۃ	37	0
(۳)	مسلک ثنائی	37	0
(۴)	عقائد مرزا	25	0
(۵)	ادعیہ ماثورہ	25	0
(۶)	تطیین العبارہ لاحکام الاشارہ	50	0
(۷)	حقیقت الخشوع فی ادراک الرکوع زیر طبع		

مینجر مکتبہ سعیدیہ فیض آباد براستہ تلمبہ (ضلع ملتان)

سرورق امجد پرنٹنگ پریس - قصور میں چھپا

www.KitaboSunnat.com